بسم اللّٰه الرَّحمٰن الرَّحیم نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسُولِهِ الْکَرِیم وعلٰی عبدہ المسیح الموعُود

جلد 54 وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ شمارہ 18

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

23 ربیع الاول 1426 ہجری 3 ہجرت 1384 ہش 3 مئی 2005ء

Postal Reg.No:PB/0154/2003 to 2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO.704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

اخبار احمدیہ

قادیان 30 اپریل (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور پرنور نے مسجد احمدیہ نیروبی کینیا سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نمازوں کے قیام اور اعلیٰ اخلاق پر قائم ہونے کیلئے احباب جماعت کو نصائح فرمائیں۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم ایدف امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

یاد رکھو کہ ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے اور جیسے زبان سے خدا تعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات میں وحدہ لاشریک سمجھتا ہے ایسے ہی عملی طور پر اُس کو دکھانا چاہئے اور اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

اب تم خود سوچ لو کہ کتنے لوگ ہیں جو دینداری سے زندگی بسر کر رہے اور دین کو دنیا پر مقدم کر رہے ہیں۔ تم خود کسی بڑے شہر مثلاً کلکتہ، دہلی، پشاور، اور لاہور امرتسر وغیرہ کے چوک میں کھڑے ہو کر دیکھ لو ہزاروں لاکھوں لوگ اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر دوڑتے پھرتے ہیں مگر ان کی یہ سب دوڑ دھوپ محض دنیا کے لئے ہوتی ہے۔ آپ کو بہت تھوڑے ایسے ملیں گے جو دین کے کام میں ایسی سرگرمی سے مشغول ہوں۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دنیا کی خاطر بڑے بڑے مصائب کا مقابلہ کرتے ہیں مگر دین میں نہایت بودے پائے جاتے ہیں ایک ذرا سے ابتلاء پر جھوٹ جیسی نجاست کو کھانے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اور اپنی نفسانی خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے کن کن حیلوں سے کام لیتے ہیں کہ گویا خدا ہی نہیں۔

انسان جتنی ٹکریں اپنی بیوی کو خوش کرنے اور اس کی ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنے کے لئے مارتا ہے اگر خدا کی راہ میں اتنی کوشش کرے تو کیا وہ خوش نہ ہوگا؟ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ مگر کوئی کوشش کر کے بھی دیکھے۔ اگر ایک کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تو محض ایک بچہ کی خاطر وہ کیسی کیسی سختیاں جھیلتا ہے اور کس طرح کے وسائل اور تدابیر سے اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کہاں کا کہاں خوار ہوتا پھرتا ہے گویا خدا اس کے نزدیک ہے ہی نہیں۔

غرض یاد رکھنا چاہئے کہ انسان جب اپنی زندگی کی اصل غرض سے غافل ہو جاتا ہے تو پھر وہ اس قسم کے دھندوں اور بکھیڑوں میں سرگردان اور مارا مارا پھرتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ جتنی جلدی اس سے ہو سکے خدا سے اپنا تعلق قائم کرے جب تک اس کے ساتھ تعلق نہیں ہوتا تب تک کچھ بھی نہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اگر انسان آہستہ آہستہ خدا کی طرف جاتا ہے تو خدا جلدی سے اس کی طرف آتا ہے اور اگر انسان جلدی سے اس کی راہ میں ترقی کرتا ہے تو خدا دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے لیکن اگر بندہ خدا سے لاپرواہ بن جائے اور غفلت اور سستی سے کام لے پھر اس کا نتیجہ بھی ویسا ہی ہوتا ہے۔

ایک دفعہ سورہ کہف جس میں ذوالقرنین کا بھی ذکر ہے میں دیکھ رہا تھا تو جب میں نے اس قصہ کو غور سے پڑھا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس میں بعینہٖ اسی زمانہ کا حال درج ہے جیسے لکھا ہے کہ جب اس نے سفر کیا تو ایسی جگہ پہنچا جہاں کہ اسے معلوم ہوا کہ سورج کیچڑ میں ڈوب گیا ہے اور یہ اس کا مغربی سفر تھا اور اس کے بعد پھر وہ ایسے لوگوں کے پاس پہنچتا ہے جو دھوپ میں ہیں اور جن پر کوئی سایہ نہیں۔ پھر ایک تیسری قوم اسے ملتی ہے جو یاجوج ماجوج کے حالات بیان کر کے اس سے حمایت طلب کرتی ہے۔ اب مثالی طور پر تو خدا تعالیٰ نے یہی بیان کیا ہے لیکن ذوالقرنین تو اس کو بھی کہتے ہیں جس نے دو صدیاں پائی ہیں۔ اور ہم نے دو صدیوں کو اس قدر لیا ہے کہ اعتراض کا موقع ہی نہیں رہتا۔ میں نے ہر صدی پر دو صدیوں سے حصہ لیا ہے تم حساب کر کے دیکھ لو اور یہ جو قرآن میں قصص پائے جاتے ہیں تو

بقیہ صفحہ (13) پر ملاحظہ فرمائیں

کام کی خاطر نماز نہ چھوڑو بلکہ نماز کی خاطر کام چھوڑ دو کام کی خاطر نماز چھوڑ دینا ایک طرح کا شرک ہے

اعلیٰ اخلاق کے حصول کے لئے اور لوگوں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے فکر کے ساتھ کوشش کرنی چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 / اپریل 2005 بمقام مسجد احمدیہ نیروبی، کینیا، مشرقی افریقہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں مشرقی افریقہ کے دورے پر ہیں مورخہ 28 / اپریل 2005ء بروز جمعرات، کینیا کے چالیسویں جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیا کے جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے روز مورخہ 29 / اپریل 2005ء کو حضور پُرنور نے مسجد احمدیہ نیروبی، کینیا، سے اپنا بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ہندوستان میں یہاں کے وقت کے مطابق 3:30 بجے دوپہر لائیو سنا گیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پرنور نے درج ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی:-

وَلِکُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (بقرہ آیت 149)

بقیہ صفحہ (13) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

جانوروں سے بھی گری ہوئی حرکت!

ماہ فروری کی 11 تاریخ کو گاؤں ''چھد بنا'' ضلع سہارنپور کے اکیلے احمدی گھرانے کے اکبر صاحب کی اہلیہ وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ جسے دیوبندیوں نے گاؤں کے قبرستان میں اس وقت تک دفن ہونے سے روکا جب تک وہ احمدیت سے توبہ نہ کرلیں الحمدللہ کہ اکبر صاحب اور ان کے بیٹوں نے اس مذہبی جبر کے آگے کمال ثابت قدمی دکھائی اور پولیس کی موجودگی میں مرحومہ کی تدفین اپنے کھیت میں کردی۔ اس پر گاؤں کے دیوبندی ملاؤں کا غصہ اور بھی بڑھ گیا اور انہوں نے اکبر صاحب کے گھر کا معاشرتی بائیکاٹ کردیا ان کے بچوں کو اسکول سے نکلوادیا اور گاؤں کی سواریوں پر سوار ہوکر شہر جانے پر روک لگادی ان کی عورتیں جب ٹیمپو پر سوار ہوکر شہر جانے لگتی ہیں تو انہیں زبردستی نیچے اُتار دیا جاتا ہے گاؤں کے لوگوں سے انہیں بات چیت کرنے سے منع کیا جاتا ہے انہیں سودا سلف لینے نہیں دیا جاتا یہاں تک کہ گاؤں کی پنچایت بلاکر تمام گاؤں کو ان کے خلاف بائیکاٹ میں شامل ہونے کیلئے مجبور کردیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ چھد بنا گاؤں میں 95 فیصد آبادی دیوبندیوں کی ہے باقی ہندو اور کچھ دوسری ذات کے لوگ ہیں اور پورے گاؤں میں صرف ایک احمدی گھرانا ہے جس کو روزانہ ہی مارنے قتل کرنے اور لوٹنے کی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ حیرت ہے کہ اس ترقی یافتہ زمانے میں بھی سہارنپور کے یہ دیہات کس قدر جہالت اور کم عقلی کے دن گزار رہے ہیں اور اس میں حصے دار ہیں دیوبند کے مولویوں کے شرانگیز فتوے ——!!

دیوبندی صرف اور صرف جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی سے حسد کرتے ہوئے اپنے علاقے میں اِکا دُکا احمدیوں کو ہر طرح تنگ کرنے اور ستانے کی کوشش کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کا واقعہ درج ہے کہ اُن میں سے ایک کی قربانی خدا نے قبول نہیں فرمائی۔ جسکی قربانی قبول نہیں کی گئی تھی اس نے حسد میں آکر اپنے اُس بھائی کو قتل کردیا جس کی قربانی خدا نے قبول فرمائی تھی قتل کرکے اس نے اس کو ویسے ہی زمین پر پھینک دیا چنانچہ اس کو سبق سکھانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا جو ایک مردہ کوّے پر اپنے پنجوں سے مٹی کرید کر اُسے دفنا رہا تھا یہ نظارہ دیکھ کر ظالم بھائی شرمندہ ہوگیا اور بولا ہائے افسوس کہ میں اس کوّے کی طرح بھی نہ بن سکا جو اپنے بھائی کو دفنا رہا ہے یہی حال ان دیوبندیوں کا بھی ہے جو ایک مُردہ کی لاش کو بھی محض حسد کی وجہ سے دفن ہونے نہیں دیتے اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ گزشتہ چند سالوں میں اس علاقہ سے کئی مولانا اور حافظ صاحبان نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کرلیا ہے یہاں تو خیر درندگی اپنی کچھ حد میں ہے لیکن پاکستان میں تو ایسی مثالیں بھی سامنے آئی ہیں کہ ان درندہ صفت جانوروں نے دفن شدہ لاشوں کو قبروں سے اُکھاڑ کر باہر پھینک دیا ہے۔ یہ ان کے وہ اخلاق ہیں جن کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ من ذالک یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق ہیں اپنی اس درندگی کو یہ لوگ اسلام کی طرف اور آقائے دو جہاں حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنے سے ذرا بھی نہیں شرماتے کیا دیوبند کا ادارہ لوگوں کو جانوروں سے انسان بنانے کیلئے تشکیل دیا گیا تھا یا انسانوں کو خوفناک جانور بنانے کیلئے۔!

محمد اکبر صاحب کے خاندان میں سب سے پہلے ان کے بیٹے مولانا محمد ریحان اور ان کے ساتھی مولانا محمود الحسن نے شولاپور مہاراشٹر میں جماعت احمدیہ کے معلم اور سرکل انچارج مکرم عقیل احمد سہارنپوری کے ذریعہ بیعت کی تھی ان کی بیعت کا واقعہ بھی بہت دلچسپ ہے جو عقیل احمد صاحب نے راقم الحروف کو ریحان صاحب کی موجودگی میں بتایا تھا کہ یہ دونوں مولوی صاحبان عقیل صاحب کو قتل کرنے کے ارادے سے اُن کے گھر گئے لیکن جب عقیل صاحب کی چھوٹی بیٹی کے منہ سے انہوں نے کلمہ طیبہ سنا تو چونکہ تقویٰ اور سعادت ان میں موجود تھی دونوں نے جماعت کی کتب کا مطالعہ کیا اور احمدی ہوگئے۔ بعد میں ریحان صاحب نے احمدیت کا نور اپنے گھر والوں کو بھی پہنچایا اور وہ سب بھی احمدی ہوگئے یہ بات دو سال پرانی ہے اسی وقت سے لیکر آج تک نہ صرف چھد بنا گاؤں کے مولویوں کی بلکہ دیوبند کے مولویوں کی بھی نیندیں حرام ہوگئی ہیں اور انہوں نے کفار مکہ کی طرح اس معصوم گھرانے کو ستانا اور تنگ کرنا شروع کردیا ہے اور اب اکبر صاحب کی اہلیہ کی وفات پر یہ طوفان اس قدر بڑھ گیا کہ ان کو قبرستان میں بھی دفن نہ ہونے دیا۔ چنانچہ اس تعلق میں ''اخبار امر اُجالا'' نے اپنی 19 فروری کی اشاعت میں لکھا ہے۔

''قانون بھلے ہی کسی بھی عقیدہ کو ماننے کی چھوٹ دیتا ہو لیکن چھد بنا کے ایک خاندان کیلئے یہ بات بے معنی ہوکر رہ گئی ہے اس خاندان کے لوگ آتنک اور دہشت کے سائے تلے رہ رہے ہیں۔ گاؤں کی ایک پنچایت میں اکبر کے خاندان کا معاشرتی بائیکاٹ کردیا گیا ہے پنچایت میں اس خاندان کے وفات پاجانے والوں کو قبرستان میں دفن کرنے دوسرے مسلموں کے یہاں آنے جانے بال کٹوانے۔ مسلم خاندانوں میں کھانے پینے پر پابندی عائد ہے دکانوں سے سامان خریدنے سواریوں میں آنے جانے تک پر پابندی لگادی گئی ہے'' (روزنامہ امر اُجالا سہارنپور نیوز 19 فروری 2005)

اِسی طرح ''دینک جاگرن'' سہانپور نے اپنی 26 فروری کی اشاعت میں لکھا:

رام پور تھانہ کے گاؤں چھد بنا میں دیوبندیوں اور احمدیہ جماعت کو لیکر پچھلے دنوں ہوا فساد ختم ہونے میں نہیں آرہا اس معاملے میں احمدیہ جماعت کے محمد اکبر کی نواسی کو دباؤ کے چلتے سکول سے نکال دیا گیا ہے۔ واضح ہو کہ مسلم سماج میں دیوبندی اور بریلویوں کے علاوہ ایک فرقہ احمدیہ جماعت کا بھی ہے جسے دیوبندی و بریلوی کافر مانتے ہیں رام پور تھانہ کے علاقہ کے گاؤں چھد بنا میں احمدیہ جماعت کا صرف ایک گھر محمد اکبر کا ہے ان کی بیوی رئیسہ بیگم کا 11 فروری کو انتقال ہوگیا تھا لیکن دوسرے فرقہ کے لوگوں نے ان کی نعش کو گاؤں کے قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیا تھا جس کی وجہ سے محمد اکبر کو اپنی بیوی کی نعش اپنے کھیت میں ہی دفنانا پڑی تھی اس واقعہ کے بعد دیوبندی فرقے کے لوگوں نے احمدیہ فرقہ کے لوگوں کا پوری طرح بائیکاٹ کردیا ہے۔ اور اُن کا ساتھ دینے والے لوگوں کو بھی بائیکاٹ کی دھمکیاں دی ہیں...... اکبر کی ایک نواسی شبنم ان کے پاس رہتی ہے جو گاؤں کے جنتا جونیئر ہائی سکول میں پڑھتی ہے لوگوں کے دباؤ کے چلتے سکول کے منتظم پرویز عالم نے بچی کو سکول سے نکال دیا ہے''۔ (دینک جاگرن سہارنپور 26 فروری 2005)

سرور کائنات حضرت محمد عربی ﷺ نے امام مہدی کے زمانے کے ملاؤں کو ''آسمان کے نیچے بدترین مخلوق'' اور سؤروں اور بندروں سے مشابہت دی تھی۔ پس یہی وہ دیوبندی علماء ہیں جن کو ''شرٌ من تحت ادیم السماء'' یعنی آسمان کے نیچے بدترین مخلوق کہا گیا ہے۔ اور انہی کو ایسے مرد کہا گیا ہے جو ہیں تو انسان، لیکن ان کے اندر شیطان کا دل دھڑکتا ہے اور جن کو احادیث میں سؤروں اور بندروں سے تشبیہ دی گئی ہے اور جو انسانیت سے گری ہوئی حرکتیں کررہے ہیں۔

یہ ایک عجیب قسم کی بدقسمتی ہے کہ ان لوگوں نے ضلع سہارنپور، میرٹھ اور مظفر نگر کے دیہاتوں میں اپنی ایک خاص قسم کی اجارہ داری قائم کررکھی ہے جہاں کے رہنے والے ان کے اس قدر اندھے مرید ہیں کہ اگر وہ دن کو رات کہیں اور جہالت کو علم کہیں اور زہر کو دودھ کہیں تو ہر صورت میں انکی بات مان لینے کیلئے تیار ہوجاتے ہیں راقم الحروف نے کچھ عرصہ قبل ان اضلاع کے بعض دیہاتوں کا دورہ کیا تھا اکثر دیہاتوں کو گندگی سے بھرا ہوا اور علم سے کوسوں دور، جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوبا ہوا پایا سوائے شاذ کے کوئی مسجد کا امام قرآن مجید کا ترجمہ نہیں جانتا اور نہ اسلامی تعلیمات کی حکمتوں سے آگاہ ہے صرف طوطے کی طرح چند کتب رٹ کر اُن کو ہی دین اسلام کا مغز سمجھ کر اسلام کو بدنام کررہے ہیں عام لوگ تو بے چارے علم سے کورے ہیں ہی اکثر علماء کہلانے والے بھی غیر مسلموں کے سوالات کا علمی وسائنسی جواب نہیں دے پاتے اور سوائے سر جھکا لینے کے اور کچھ نہیں کرسکتے اکثر مرتبہ ان کا آخری جواب یہی ہوتا ہے کہ دلائل اسلامی کی حقیقتوں کو ہم نہیں پاسکتے جس نے ماننی ہیں مان لے اور نہیں ماننی تو اس کا اختیار ہے۔

ایک اور بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ جو بے سر و پیر کی باتیں یہ دیوبندی علماء کی کتابوں سے پیش کرتے ہیں جب ان باتوں کے متعلق ان سے قرآن وحدیث کے حوالہ جات پوچھے جائیں تو کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے علماء کی کتابیں ہی کافی ہیں اُن کے مقابلہ پر ہم قرآن وحدیث کے دلائل کو بھی ماننے کیلئے تیار نہیں چنانچہ اسی چھد بنا گاؤں میں ایک مرتبہ وہاں کی مسجد کے امام سے خاکسار کی جب گفتگو ہوئی اور اس سے علماء دیوبند کی خود ساختہ باتوں کے جواب میں قرآن مجید کے دلائل دریافت کئے گئے تو اس مسجد کے امام نے صاف کہہ دیا کہ قرآن وحدیث تو ہمارے بڑے علماء جانیں، ہم تو بس ان کی ہی کتب کو اپنے لئے قابل عمل اور حرف آخر سمجھتے ہیں۔

اب حالیہ دنوں میں جبکہ ان علاقوں کے دیہاتوں کے بعض لوگ (جن کی تعداد ابھی بہت کم ہے) دنیوی تعلیم کی روشنی کے نتیجہ میں ملاؤں کے شکنجہ سے نکلے ہیں وہ اب اُن کے فتووں کو اتنی اہمیت نہیں دیتے لیکن فی الحال ابھی یہ بات زیادہ تر ان کے ذہنی تصورات تک ہی محدود ہے گاؤں میں ملاؤں کے خلاف کوئی بات بھی کرنا ان کیلئے مصیبت کو مول لینا ہے۔

ایسا ماحول دیکھ کر اور دوسری طرف ان کے مرکز میں دیوبند جیسے سنٹر کو دیکھ کر ایسا نہیں محسوس ہوتا کہ وہ کوئی اسلامی سنٹر ہے جہاں سے اسلام کی امن بخش تعلیمات کا نور پھیل رہا ہے بلکہ آج اس سنٹر سے صرف اور صرف نفرت وحقارت اور دلوں کو توڑنے والی اور حقوق العباد کو مسخ کرنے والی باتیں ہی پھیلائی جارہی ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح پندرھویں صدی عیسوی میں یورپ کے کیتھولک عیسائی اپنے مذہب کو قائم رکھنے کیلئے کرتے تھے جو بھی کیتھولک فرقہ کے خلاف بات کرتا تھا اُسے طرح طرح کی سزائیں دی جاتی تھیں بائیکاٹ کیا جاتا تھا، زہر دے دیا جاتا تھا جلا کر راکھ کردیا جاتا تھا اور ان پادریوں کے خاص ماحول میں جہاں ان کی حکومت تھی وہاں کسی کو ان کے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت نہیں تھی بالکل یہی حال دیوبندیوں نے اپنے مرکز کے اردگرد کے دیہاتوں میں کررکھا ہے اور اپنے اپنے علاقوں میں غیر تہذیب یافتہ اجارہ داری چلا رکھی ہے اور ایسا ہو بھی کیوں نہ جبکہ یہ مسیح موعودؑ کے زمانے کے مثیل یہود ونصاریٰ ہیں حیرت کی بات ہے کہ اگر آپ ان دیوبندیوں کی اجارہ داری کے علاقہ سے ذرا آگے الٰہ آباد، لکھنؤ، گونڈہ وغیرہ کے علاقوں کی طرف نکل جائیں تو وہاں پر ان دیوبندیوں کی اجارہ داری بالکل ختم ہوجاتی ہے اور ان کے مقابلہ پر بریلوی مکتبہ فکر کے مولویوں نے عوام پر اپنا قبضہ کررکھا ہے جو ان دیوبندیوں کو کافر ملحد اور دجال کہہ کر ان کو اپنی مسجدوں سے ان کے بستروں اور لوٹوں سمیت نکال کر باہر پھینک دیتے ہیں۔ اور وہ ان کو قادیانیوں سے بڑھ کر پکے کافر دجال مرتد اور زندیق اور خدا جانے کیا کیا القابات سے نوازتے ہیں۔

ان دیوبندیوں بریلویوں اور شیعہ حضرات کے عملی اسلام کی پریکٹس بھارت میں تو کچھ زیادہ ہو نہیں پارہی البتہ پاکستان میں اس فرقہ واریت کی پریکٹس بہت حد تک ہورہی ہے۔ جہاں انہوں نے مسلمانوں کے تمام فرقوں کو تار تار کررکھا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ لوگ اس وقت تک آپس میں پھٹے رہیں گے اور دشمنان اسلام کا آلۂ کار بن کر اپنے بھائیوں کو پارہ پارہ کرتے رہیں گے جب تک خدا کی طرف سے آنے والی اُس رسی کو تھام نہیں لیتے جو اس نے نہ صرف آنحضرت ﷺ کے فیض روحانی کے طفیل اس زمانہ میں نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام دُنیا کے انسانوں کو متحد کرنے کیلئے محض اپنے فضل سے عطا کی ہے اور جس کی مخالفت کرکے اور جس کے ماننے والوں کو ستا کر یہ لوگ چاروں طرف سے عذاب الٰہی میں گھر گئے ہیں۔

آخر پر ہم یہ عرض کرنا چاہیں گے کہ ''چھد بنا'' کا واحد احمدی گھرانہ مبارک باد کا مستحق ہے جس نے ان ظالموں کے مقابلہ پر نہایت جرأت و دلیری سے اپنے ایمان کو محفوظ رکھا ہے ساتھ ساتھ مکرم خان محمد ذاکر خان صاحب بمیالوی صدر جماعت احمدیہ سہارنپور، مکرم صابر صدیقی صاحب صدر جماعت رڑکی اور احباب جماعت سہارنپور و رڑکی اور دیگر جماعتوں کے ہم مشکور ہیں کہ اس مشکل گھڑی میں انہوں نے ہر طرح اس معصوم و مظلوم احمدی گھرانے کا ساتھ دیا اور ہر طرح کی اخلاقی مدد ان کو پہنچائی۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ الٰہی جماعتوں کا یہی طرہ امتیاز ہوتا ہے کہ ایک امام کے تابع ہونے کی وجہ سے ان کے اتفاق واتحاد اور آپسی محبت و پیار کی شان نہایت عجیب اور نرالی ہوتی ہے۔

(منیر احمد خادم)

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت اعلیٰ مراتب پر فائز ہونے کے باوجود عاجزی وانکساری کے حیرت انگیز نمونے قائم فرمائے۔

(احادیث نبویہ کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عجز وانکسار کے دلربا واقعات کا حسین تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 11/مارچ2005ء بمطابق 11/امان 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔مورڈن،لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے

اشهد ان لا إله إلا الله وحده لا شريک له واشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - اياک نعبد و اياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَعِبَادُالرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا﴾۔ (سورة الفرقان آیت 64)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی اور عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو کہتے ہیں سلام۔

ان عبادالرحمٰن میں سے سب سے بڑے عبد رحمٰن وہ نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جن کی قوت قدسی نے عبادالرحمٰن پیدا کئے۔ تکبر سے رہنے والوں کو عجز کے راستے دکھائے۔ ان کے ذہنوں سے غلام اور آقا اور امیر اور غریب کی تخصیص ختم کردی۔ یہ سب انقلاب کس طرح آیا۔ یہ اتنی بڑی تبدیلی دلوں میں کس طرح پیدا ہوئی۔ کیا صرف پیغام پہنچانے سے؟ تعلیم دینے سے؟ نہیں، اس کے ساتھ ساتھ خود بھی عبدیت کے اعلیٰ معیار آپؐ نے قائم کئے۔ خود بھی یہ عاجزی اور انکساری کے نمونے دکھا کر اپنے عمل سے ثابت کرکے دکھایا کہ جو کچھ مَیں کہہ رہا ہوں اس کے اعلیٰ معیار بھی تمہارے سامنے پیش کررہا ہوں۔ یہ عاجزی اور انکساری کے نمونے آپؐ نے عمل سے دکھائے کہ یہ میری زندگی کے ہر پہلو میں نظر آئیں گے۔ معاشرے کے غریب اور کمزور طبقے سے بھی میرا یہی سلوک ہے، جاہل اور اجڈ لوگوں سے بھی میرا یہی سلوک ہے، بڑوں سے بھی یہی سلوک ہے اور چھوٹوں سے بھی یہی سلوک ہے۔ اور یہی سلوک ہے جو میری زندگی کے ہر لمحے میں ہر ایک کے ساتھ تمہیں نظر آئے گا۔ اور یہی کچھ دیکھتے ہوئے خدا تعالیٰ نے آپؐ کو یہ سند عطا فرمائی کہ ﴿وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ﴾ (القلم:5)۔ یعنی ہم قسم کھاتے ہیں کہ تو اپنی تعلیم اور عمل میں نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی اس قسم نے آپؐ کو عاجزی میں اور بھی بڑھایا۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت حسین بن علیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھے میرے حق سے زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش نہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بندہ پہلے بنایا ہے اور رسول بعد میں۔ (مجمع الزوائد هيثمی جلد 9صفحہ 21)

اور حضرت حسینؓ کا یہ جو بیان ہے یہ کسی شخص کے اُس رویّہ پر ہے جس نے آپؐ سے بے انتہا محبت کرکے غیرضروری طور پر بعض الفاظ آپؐ کے لئے استعمال کردیئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا تم جو میرے لئے الفاظ استعمال کررہے ہو مجھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات اپنے لئے یاد ہے کہ یہ الفاظ آپ نے اپنے لئے فرمائے تھے کہ مجھے بھی میرے حق سے زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش نہ کرو۔ پس یہ ہے عاجزی کی وہ اعلیٰ مثال جو آپؐ نے اپنی اولاد در اولاد میں بھی پیدا کردی کہ یاد رکھو کہ میں بھی اللہ کا بندہ ہوں یعنی ﴿بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ﴾ (الکہف:111) کی وضاحت فرمائی اور پھر فرمایا کہ پھر یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھ پر وحی نازل فرمائی اور اپنا رسول بنایا۔ یہ اعلیٰ درجہ کی ہدایت اور آپ کا جواب آپ کے مقام کو اور بھی بلند کرتا ہے۔ آپ کیونکہ ایک اعلیٰ درجہ کے عبد کامل تھے اس لئے یہ تعلیم دی اور اس پہ بڑا زور دیا کہ مجھے اللہ کا بندہ ہی سمجھنا۔

اس بارے میں ایک اور روایت میں آتا ہے، حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میری بہت زیادہ تعریف نہ کرو جس طرح عیسائی ابن مریم کی کرتے ہیں۔ مَیں صرف اللہ کا بندہ ہوں۔ پس تم صرف مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہو۔ (بخاری کتاب احادیث الانبیاء. باب قول الله واذکر فی الکتب مریم ......)۔ تو فرمایا کہ مَیں تو ایک عاجز انسان ہوں، ایک بشر ہوں، اللہ کا بندہ ہوں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول ہونے کے ناطے، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے تم نے میری پیروی کرنی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری شریعت مجھ پر اتاری ہے اور یہ کامل اور مکمل تعلیم بھی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ خدا کے مقام کو بندے کے مقام سے نہ ملاؤ۔ اور عیسائیوں کی طرح نہ کرنا جنہوں نے ایک عاجز انسان کو جو خدا کا نبی تھا اور نبی بھی ایک محدود قوم کے لئے تھا، اس عاجز انسان کو انہوں نے خدا کا بیٹا بنالیا۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کی اطاعت خدا تعالیٰ کی اطاعت کے برابر ہے لیکن آپ نے اُمت کو یہی تلقین کی کہ اس سے یہ نہ سمجھنا کہ میرا مقام بندگی سے بڑھ گیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ:

" ﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ﴾ (الکہف:111) ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر دنیا میں کسی کامل انسان کا نمونہ موجود نہیں اور نہ آئندہ قیامت تک ہوسکتا ہے۔ پھر دیکھو کہ اقتداری معجزات کے ملنے پر بھی حضورؐ کے شامل حال ہمیشہ عبودیت ہی رہی اور بار بار ﴿اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ﴾ (الکہف:111) ہی فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ کلمہ توحید میں اپنی عبودیت کا اقرار ایک جزو لازم قرار دیا۔ جس کے بدوں مسلمان، مسلمان ہی نہیں ہوسکتا۔ سوچو اور پھر سوچو، پس جس حال میں ہادی اکمل کی طرز زندگی ہم کو یہ سبق دے رہی ہے کہ اعلیٰ ترین مقام قرب پر بھی پہنچ کر عبودیت کے اعتراف کو ہاتھ سے نہیں دیا تو اور کسی کا تو ایسا خیال کرنا اور ایسی باتوں کا دل میں لانا ہی فضول اور عبث ہے"۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 140)

پھر روزمرہ کے معمولات ہیں ان میں بھی امت کی تربیت کے لئے کوئی موقع بھی آپؐ ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے جس سے آپؐ کے بشر ہونے اور عاجز ہونے کا اظہار نہ ہوتا ہو۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی مگر اس میں کچھ کمی بیشی ہوگئی۔ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو عرض کی گئی کہ کیا نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ کیا کہہ رہا ہے؟ تو صحابہؓ نے عرض کی کہ آپؐ نے اتنی نماز پڑھائی ہے، کچھ کم یا زیادہ تھی۔ یہ سن کر آپؐ قبلہ رخ مڑ گئے اور دو سجدے کئے۔ سجدہ سہو کیا، پھر سلام پھیرا، پھر ہماری طرف چہرہ کرکے فرمایا کہ اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوتا تو مَیں تمہیں ضرور بتاتا لیکن مَیں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ مَیں بھی بھولتا ہوں جس طرح کہ تم بھولتے ہو۔ پس جب مَیں بھول جاؤں تو مجھے یاد کروادیا کرو۔ اور جب تم میں سے کسی کو نماز پڑھتے ہوئے شک گزرے کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تو چاہئے کہ وہ یقینی بات کو اختیار کرے اور پھر فرمایا کہ سجدہ سہو کرلیا کرو۔ (کتاب الصلوٰة باب التوجيد نحو القبلة حيث کان)

پھر حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اپنے جھگڑے لے کر میرے پاس آتے ہو اور مَیں بھی ایک بشر ہوں اور ہوسکتا ہے کہ تم میں سے ایک اپنی دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز ہو اور مَیں جو سنوں اس کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ پس جس کو مَیں اس کے بھائی کے حق میں سے کچھ دوں تو وہ اس کو نہ لے کیونکہ ایسی صورت میں اس کو آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں گا۔ (البخاری کتاب الجہاد والسیر باب حفر الخندق)۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ آپؐ کامل انسان تھے اور ظاہر ہے کہ کامل انسان کی فراست بھی ایک اعلیٰ درجہ پر پہنچی ہوئی فراست تھی۔ اور اس فراست سے بھی آپؐ جھوٹ اور سچ کا کچھ اندازہ لگا سکتے تھے لیکن ایک بشر ہونے کا احساس آپؐ کو اس قدر تھا، فرمایا کہ اگر مجھ سے اپنے حق میں غلط فیصلہ کرواؤ گے تو آگ کا ٹکڑا کھاؤ گے۔

آج کل دیکھ لیں ایک معمولی عقل والا انسان بھی ہو، کوئی اس کو فیصلے کا اختیار دیا جائے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ مجھے تمہاری باتوں سے اندازہ ہو گیا ہے۔ اتنی فراست مجھ میں ہے کہ میں سچ اور جھوٹ کو دیکھ لوں۔ لیکن آپؐ کا ایک بڑا محتاط طریقہ تھا۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ آپؐ عاجزی اور انکسار کا کس طرح اظہار فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر حسن خلق کا مالک نہیں تھا۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ صحابہ میں سے یا اہل بیت میں سے کسی نے آپؐ کو بلایا ہو اور آپ نے اس کو 'لبیک' یا 'حاضر ہوں' کہہ کر جواب نہ دیا ہو۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اسی وجہ سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴾۔ (القلم:5) کہ تو خلق عظیم پر فائز کیا گیا ہے۔ تو دیکھیں بادشاہِ دو جہان اللہ کا سب سے پیارا، آخری نبی لیکن عاجزی کی یہ انتہا کہ ہر بلانے والے کو ایک عام آدمی کی طرح جواب دے رہے ہیں کہ مَیں حاضر ہوں۔ بلکہ عام آدمی سے بھی بڑھ کر عاجزی دکھاتے ہوئے۔

پھر حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے دیکھا کہ حضورؐ اپنی سوٹی کو ٹیکتے ہوئے ہماری طرف آ رہے ہیں۔ ہم حضور کو دیکھ کر احتراماً کھڑے ہو گئے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں بیٹھے رہو اور دیکھو جس انداز میں عجمی ایک دوسرے کے احترام کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تم ایسے نہ کھڑے ہوا کرو۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ مَیں تو اللہ کا صرف ایک بندہ ہوں۔ اس کے دوسرے بندوں کی طرح مَیں بھی کھاتا پیتا ہوں اور انہیں کی طرح اٹھتا بیٹھتا ہوں۔

(الشفاء لقاضی عیاض باب تواضعہ)

پھر حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کی طرف رخ پھیرتے تو پورا رخ پھیرتے۔ نظر ہمیشہ نیچی رہتی۔ یوں لگتا جیسے فضا کی نسبت زمین کی طرف آپؐ کی نظر زیادہ پڑتی ہے۔ آپؐ اکثر نیم وا آنکھوں سے دیکھتے، اپنے صحابہؓ کے پیچھے پیچھے چلتے اور جب کبھی خاص جگہوں پہ جانا ہوتا تو ان کا خیال رکھتے۔ ہر ملنے والے کو سلام میں پہل کرتے۔ (شمائل ترمذی باب خلق رسول اللہ ﷺ)۔ اور آپؐ کا یہ صحابہؓ کے ساتھ اس طرح گھل مل کر بیٹھنا اور کوئی تخصیص نہ ہونا بعض نئے آنے والوں کو مشکل میں ڈال دیتا تھا۔ جو آپؐ کو جانتے نہ تھے ان کے لئے آپؐ کو پہچاننا مشکل ہو جایا کرتا تھا۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر جب مدینہ میں ورود فرما ہوئے تو دوپہر کا وقت تھا۔ دھوپ کی شدت تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے سائے میں تشریف فرما ہوئے۔ لوگ جوق در جوق آنے لگے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جو آپؐ کے ہم عمر ہی تھے۔ اہل مدینہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے اکثر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے قبل نہ دیکھا تھا۔ لوگ آپؐ کے پاس آنے لگے مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وجہ سے آپؐ کو نہ پہچانتے تھے۔ پہچاننا مشکل ہو گیا۔ تو آپؐ اس قدر عاجزی اور سادگی کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ سب لوگ حضرت ابوبکرؓ کو ہی سمجھنے لگے کہ وہ ہی نبی ہیں، رسول خدا ہیں۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ محسوس کیا تو کھڑے ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی چادر سے سایہ کرنے لگے جس سے لوگوں نے جان لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں۔ (سیرت ابن ہشام باب منازل رسول اللہ ﷺ بالمدینۃ)

پھر آپؐ کی انتہائی عاجزی کا ایک اور روایت میں یوں ذکر آتا ہے۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم)، اے ہم میں سے سب سے بہترین اور اے ہم میں سے بہترین لوگوں کی اولاد، اور اے ہمارے سردار اور ہمارے سرداروں کی اولاد!۔ آپ نے سنا تو فرمایا کہ دیکھو تم اپنی اصل بات کہو اور شیطان کہیں تمہاری پناہ نہ لے۔ مَیں محمد بن عبداللہ ہوں اور اللہ کا رسول ہوں۔ مَیں نہیں چاہتا کہ تم لوگ میرا مقام اس سے بڑھا چڑھا کر بتاؤ جو اللہ نے مقرر فرمایا ہے۔ یہ ساری باتیں جو آنے والے نے کہی تھیں سچ تھیں ایک بھی غلط نہیں تھی لیکن آپؐ کی عاجزی نے یہ گوارا نہ کیا کہ اس طرح کوئی آپؐ کی تعریف کرے۔ فوراً اسے ٹوک دیا۔ کسی دنیاوی بادشاہ کے دربار میں جائیں بلکہ کسی عام امیر آدمی کے پاس ہی چلے جائیں تو جب تک اس کی تعریف نہ کریں وہ آپ کی بات سننا نہیں چاہتا۔ اکثر یہی ہوتا ہے اور وہ بھی جھوٹی تعریفیں ہوتی ہیں، مبالغہ سے پُر ہوتی ہیں۔ لیکن آپؐ کے بارے میں حقیقت بیان کی جا رہی ہے اس کو بھی آپ کہہ رہے ہیں کہ نہیں اس طرح بیان نہ کرو۔ پھر باوجود اس کے کہ آپؐ کو اپنے اعلیٰ مقام کا خوب خوب علم تھا لیکن عاجزی کا اظہار اس سے بڑھ کر تھا۔

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَیں بنی آدم کا سردار ہوں مگر اس میں کوئی فخر کی بات نہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ سے زمین کو پھاڑا جائے گا۔ مگر اس میں کوئی فخر کی بات نہیں۔ قیامت کے دن مَیں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا۔ اور سب سے پہلا ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ لیکن وَلَا فَخر اس میں کوئی فخر کی بات نہیں۔ اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ لیکن اس میں کوئی فخر نہیں۔

(ابن ماجہ کتاب الزھد باب ذکر الشفاعۃ)

پھر سفروں یا جنگوں وغیرہ پر جاتے ہوئے بھی سواریوں کی کمی کی وجہ سے جو سلوک دوسرے قافلے والوں کے ساتھ ہوا کرتا تھا آپؐ اپنے لئے بھی وہی پسند فرمایا کرتے تھے۔

چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ جنگ بدر کے موقع پر جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے لئے تشریف لے گئے تو صرف ستر سواریاں تھیں اور تمام صحابہ ان پر سوار نہ ہوسکتے تھے چنانچہ تین تین اور چار چار صحابہ باری باری ایک ایک اونٹ پر سوار ہوتے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی کوئی الگ اونٹ نہ تھا۔ آپؐ اور حضرت علیؓ اور مرثد بن ابی مرثد، ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ (سیرت ابن ہشام باب خروج رسول اللہ ﷺ الی بدر)۔ اور باوجود اصرار کے بھی آپؐ نہیں مانا کرتے تھے کہ نہیں اسی طرح باری کے حساب سے ہم بیٹھیں گے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے عبداللہؓ بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ آپؐ کے لئے کپڑے کا سایہ کیا گیا۔ جب آپ نے سایہ دیکھا اور سر اوپر اٹھایا اور دیکھا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کپڑے سے سایہ کیا جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا رہنے دو۔ کپڑا لے کر رکھ دیا اور فرمانے لگے مَیں بھی تمہاری طرح کا انسان ہوں۔

(مجمع الزوائد جلد 9)

پھر ایک روایت میں ایک سفر کا حال یوں بیان ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کچھ صحابہ کے ساتھ سفر پر تھے۔ راستہ میں کھانا تیار کرنے کا وقت آیا تو ہر ایک نے اپنے اپنے ذمے کچھ کام لئے۔ کسی نے بکری ذبح کرنے کا کام لیا تو کسی نے کھال اتارنے کا، اور کسی نے اسے پکانے کی ذمہ داری لی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَیں جنگل سے لکڑیاں اکٹھی کر کے لاؤں گا۔ صحابہ نے عرض کیا حضور! ہم کام کرنے کے لئے کافی ہیں۔ آپؐ کیوں تکلیف کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مَیں جانتا ہوں لیکن مَیں امتیاز پسند نہیں کرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو ناپسند کرتا ہے جو اپنے ساتھیوں میں امتیازی شان کے ساتھ رہنا پسند کرتا ہو۔

پھر باوجود اس کے کہ بعض کاموں کے لئے کارندے مقرر کئے ہوئے تھے لیکن آپ کے پاس وقت ہوتا تھا تو وہ کام خود بھی کر لیا تھے۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے۔ عبداللہ بن طلحہؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھ سے انس بن مالکؓ نے کہا کہ صبح کے وقت میں ابوطلحہ کے ساتھ اس کے نومولود بیٹے کو گھٹی دلوانے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ مَیں نے دیکھا کہ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں اونٹ داغنے کا آلہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ کے اونٹوں کو نشان لگا رہے تھے۔ جو زکوٰۃ میں بیت المال کے پاس اونٹ آئے تھے ان کو نشان لگا رہے تھے۔ (بخاری کتاب الزکاۃ باب وسم الامام ابل الصدقۃ)۔ آپ اس انتظار میں نہیں رہے کہ بیت المال کے اونٹ

ہیں جن لوگوں کے سپرد یہ کام کیا ہوا ہے وہ خود آ کر یہ کام کر لیں گے۔ بلکہ جب دیکھا کہ وقت ہے تو ایک عام کارکن کی طرح خود ہی یہ کام سرانجام دینے لگے۔

پھر گھر کے کام کاج بھی آپ ایک عام آدمی کی طرح کیا کرتے تھے۔ پہلے بھی ذکر آ چکا ہے اور یہی آپ فرماتے تھے کہ مَیں تو محض ایک انسان ہوں اور عام انسانوں کی طرح کھاتا پیتا ہوں اور اٹھتا بیٹھتا ہوں اور اس لئے مَیں کام بھی کرتا ہوں۔

پھر ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں، اپنے اہل خانہ کے ساتھ گھریلو کام کاج میں مدد فرماتے تھے۔ آپؐ کپڑے خود دھو لیتے تھے۔ گھر میں جھاڑو بھی دے لیا کرتے تھے۔ خود اونٹ کو باندھتے تھے۔ اپنے پانی لانے والے جانور اونٹ وغیرہ کو خود چارہ ڈالتے تھے۔ بکری خود دوہتے تھے، اپنے ذاتی کام بھی خود کر لیتے تھے۔ خادم سے کوئی کام لیتے تو اس میں اس کا ہاتھ بھی بٹاتے تھے۔ حتیٰ کہ اس کے ساتھ مل کر آٹا بھی گوندھ لیتے۔ بازار سے اپنا سامان خود اٹھا کر لاتے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 49 و 121۔ اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 29۔ مشکوۃ صفحہ 520)۔ اب جو گھر میں کام ہو رہے ہیں وہ تو کسی کو باہر نظر نہیں آ رہے لیکن بازار سے جب سامان لا رہے ہیں کبھی اس بات کو عار نہیں سمجھا کہ خود اپنی چیزیں بازار سے اٹھا کر لاؤں گا تو لوگ کیا کہیں گے۔ یہ اس معاشرے میں جہاں بڑائی کا بہت زیادہ اظہار ہوتا تھا اس معاشرے میں یہ ایک عجیب چیز تھی۔ کبھی بھی آپ کو اس جھوٹی عزت کی پرواہ نہیں تھی۔

پھر حضرت ابو مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مخاطب ہوئے تو وہ تھر تھر کانپنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اپنے آپ کو سنبھالو مَیں کوئی بادشاہ نہیں بلکہ ایک ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الأطعمۃ باب القدید)۔ تو اپنی عاجزی کا اظہار فرمایا۔ آپؐ کو یہ برداشت نہ تھا کہ کوئی آپؐ کو ایک عام انسان سے زیادہ سمجھے۔ یہ تو دنیا داروں کی نشانی ہے کہ وہ اپنے آپ کو عام انسانوں سے بڑا سمجھتے ہیں اور یہ ذہنیت اس تکبر کی وجہ سے ہوتی ہے جو ایک دنیا دار کے ذہن میں ہوتا ہے۔ اور آپؐ جو عاجزی کے اعلیٰ ترین خلق پر قائم تھے کس طرح برداشت کر سکتے تھے کہ کوئی آپؐ سے اس طرح خوفزدہ ہو جس طرح متکبر بادشاہ سے لوگ خوفزدہ ہوتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس واقعے کا یوں ذکر فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

"دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابیاں اگرچہ ایسی تھیں کہ تمام انبیاء سابقین میں اس کی نظیر نہیں ملتی مگر آپؐ کو خدا تعالیٰ نے جیسی جیسی کامیابیاں عطا کیں آپؐ اتنی ہی فروتنی اختیار کرتے گئے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص آپؐ کے حضور پکڑ کر لایا گیا۔ آپؐ نے دیکھا تو وہ بہت کانپتا تھا اور خوف کھاتا تھا۔ مگر جب وہ قریب آیا تو آپؐ نے نہایت نرمی اور لطف سے دریافت فرمایا کہ تم ایسے ڈرتے کیوں ہو؟ آخر میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہی ہوں اور ایک بڑھیا کا فرزند ہوں"۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 548 جدید ایڈیشن)

پھر معاشرے کے دھتکارے ہوئے طبقے، غریب لوگ بلکہ ذہنی طور پر کمزور لوگوں کے لئے بھی آپؐ انتہائی عاجزی سے ان کا خیال کیا کرتے تھے اور ان کے ساتھ عزت اور احترام سے پیش آیا کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ مدینہ کی ایک عورت جس کی عقل میں کچھ فتور تھا، حضورؐ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ مجھے آپؐ سے کچھ کام ہے۔ لیکن آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ان لوگوں کے سامنے بات نہیں کرنا چاہتی میرے ساتھ آ کر علیحدگی میں سنیں۔ حضورؐ نے اس کی بات سن کر فرمایا کہ اے فلاں! تو مدینہ کے راستوں میں سے جس راستے پر تو چاہے میں وہاں تیرے ساتھ جاؤں گا۔ وہاں بیٹھ کر تیری بات سنوں گا اور جب تک تیری بات سن کر تیری ضرورت پوری نہ کر دوں وہاں سے نہیں ہٹوں گا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ کی بات سن کر وہ حضورؐ کو ایک راستہ پر لے گئی۔ وہاں جا کر بیٹھ گئی۔ حضور بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئے اور جب تک اس کی بات سن کر اس کا کام نہ کر دیا حضور وہیں بیٹھے رہے۔ (مسلم کتاب الفضائل باب قربة من الناس)۔ اب یہ نہیں کہ بے عقل ہے، غریب ہے، چھوڑ دیا بلکہ اس سے بھی انتہائی عاجزی سے پیش آئے۔

پھر ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"خالی شیخیوں سے اور بے جا تکبر اور بڑائی سے پرہیز کرنا چاہئے اور انکساری اور تواضع اختیار کرنی چاہئے۔ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو حقیقتاً سب سے بڑے اور مستحق بزرگی تھے ان کے انکسار اور تواضع کا ایک نمونہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ لکھا ہے کہ ایک اندھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر قرآن شریف پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن آپؐ کے پاس عمائد مکہ اور رؤسا شہر جمع تھے اور آپؐ ان سے گفتگو میں مشغول تھے۔ باتوں میں مصروفیت کی وجہ سے کچھ دیر ہو جانے سے وہ نابینا اٹھ کر چلا گیا۔ یہ ایک معمولی بات تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق سورۃ نازل فرما دی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر میں گئے اور اسے ساتھ لا کر اپنی چادر مبارک بچھا کر بٹھایا۔ اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں عظمت الٰہی ہوتی ہے ان کو لازماً خاکسار اور متواضع بننا ہی پڑتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی بے نیازی سے ہمیشہ ترساں و لرزاں رہتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 611-612 جدید ایڈیشن)

پھر دیکھیں اس عاجزی کا ایک اور اعلیٰ نمونہ۔ آپؐ جن کے منہ سے نکلے ہوئے ہر کلمے کو خدا تعالیٰ قبولیت کا شرف بخشتا تھا یہاں تک کہ آپؐ کو یہ دعا بھی کرنی پڑی کہ یا اللہ! بعض دفعہ میں کسی کو مذاق میں یا ویسے ہی کوئی بات کہہ دیتا ہوں تو کہیں اس کی وجہ سے اس کو پکڑ میں نہ لے لینا بلکہ اس کے بداثر سے اس کو محفوظ رکھنا۔ جس ہستی کا یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ میری اتنی سنتا ہے کہ عام کہی ہوئی بات سے بھی کوئی پکڑ میں نہ آ جائے تو اس کے باوجود وہ اپنے لئے کسی دوسرے کو دعا کے لئے کہے تو یہ عاجزی کی انتہا نہیں تو اور کیا ہے۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے حضرت عمرؓ نے عمرہ پر جانے کے لئے اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دی اور کمال انکسار سے فرمایا کہ اے میرے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ مجھے اس بات سے اتنی خوشی ہوئی کہ ساری دنیا بھی مل جاتی تو اتنی خوشی نہ ہوتی۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء)۔ حضرت عمرؓ کو یہ خوشی یقیناً اس بات سے بھی ہوئی ہو گی اور یقین ہو گا کہ آپؐ کے یہ فرمانے کے بعد میری دوسری بھی تمام دعائیں قبول ہو جائیں گی۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کی دعاؤں کی قبولیت کی بھی یقیناً دعا کی ہو گی۔

پھر دیکھیں عاجزی کی انتہا ہے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو تمام انبیاء پر فضیلت دی۔ آپ کو خاتم النبیین فرمایا ہے۔ تمام امتوں کی فلاح آپؐ کے ہاتھ پر اکٹھا ہونے میں رکھی ہے۔ لیکن جب ایک مسلمان اور یہودی کی لڑائی ہوتی ہے تو آپ مسلمان کو نصیحت کرتے ہیں، سرزنش کرتے ہیں۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی اور مسلمان کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں پر فضیلت عطا فرمائی اور چن لیا۔ اس پر یہودی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی اور چن لیا۔ اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو تھپڑ دے مارا۔ یہودی شکایت لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور تمام واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش گزار کیا۔ آپؐ نے اس مسلمان کو بلا کر اس واقعہ کے بارے میں پوچھا اور تفصیل سن کر اس مسلمان پر ناراض ہوئے اور فرمایا لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو۔

(بخاری کتاب الخصومات باب ما یذکر فی الاشخاص والخصومة بین المسلم والیهود)

پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کے خوف اور عاجزی کی ایک اور مثال۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی (اپنے اعمال کی وجہ سے) نجات نہ پائے گا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپؐ بھی؟ فرمایا: ہاں مَیں بھی اپنے اعمال کی وجہ سے نجات نہیں پاؤں گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سائے میں لے لے گا۔ (یعنی اس کی رحمت کے نتیجہ میں مجھے نجات ملے گی)۔ پس تم سیدھے رہو اور (شریعت کے) قریب رہو اور صبح و شام اور رات کے اوقات میں (عبادت کے لئے) نکلو اور میانہ روی اختیار کرو اور میانہ روی اختیار کرو تم اپنی مراد کو پہنچ جاؤ گے"۔

(بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبیؐ واصحابه وتخلیهم من الدنیا)

دیکھیں جس نبی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ اس نبی کی بیعت بھی خدا تعالیٰ کی

بیعت ہے۔ وہ یہ نہیں کہہ رہا کہ میرے سے وہ کام ہو ہی نہیں سکتے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے خلاف ہوں بلکہ اپنی بشریت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ فرما رہے ہیں کہ مجھے بھی اپنے اعمال کی وجہ سے کچھ نہیں ملے گا بلکہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل کی وجہ سے ملے گا۔

ایک اور موقع پر اپنے عزیزوں کو اور اپنی بیٹی فاطمہ کو کہا کہ تم لوگ یہ نہ سمجھنا کہ میرے ساتھ تعلق، میرے ساتھ پیار یا محبت یا میرا تم سے پیار یا محبت تمہیں بخش دے گا، تمہاری بخشش کے سامان پیدا کر دے گا۔ فرمایا کہ بلکہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ یہ کبھی نہ سمجھنا کہ خدا تعالیٰ تم سے اس لئے درگزر فرمائے گا کہ تم رسول کی بیٹی ہو (فاطمہؓ کو فرمایا تھا)۔ باوجود اس کے کہ آپؐ کو شفاعت کا حق دیا گیا تھا۔ آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ اے فاطمہ! میری لاڈلی بیٹی تیرے تھوڑے عمل بھی ہوں گے تو میں اللہ تعالیٰ کے حضور تیری شفاعت کروں گا تو بخش دی جائے گی۔ فرمایا میری کوئی حیثیت نہیں ہے۔ پس اس کا فضل اور رحم ہر وقت مانگنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ مجھے بھی اس کے رحم کی چادر نے ہی لپیٹنا ہے۔

پھر دیکھیں عاجزی کا وہ نظارہ جہاں اگر کوئی اور ہو تو فخر سے سر اونچا ہو اور چہرے سے رعونت ٹپکتی ہو، تکبر ہو۔ فتح حاصل کر لینے کے بعد دشمن کے بچوں اور بوڑھوں کو بھی چیونٹیوں کی طرح کچل دیا جاتا ہے لیکن جس شان اور طاقت سے آپؐ نے مکہ فتح کیا اس وقت آپؐ کے دل کی جو کیفیت تھی اس کا اظہار بھی بے اختیار آپؐ کے عمل سے ہو گیا۔ اس عمل کا نقشہ تاریخ نے یوں کھینچا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دس ہزار قدوسیوں کے جلو میں فاتحانہ شان سے مکہ میں داخل ہوئے وہ دن آپ کے لئے بہت خوشی اور مسرت اور عظمت کے اظہار کا دن تھا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے ان فضلوں کے اظہار پر خدا کی راہ میں بچھے جاتے تھے۔ خدا نے جتنا بلند کیا آپ انکساری میں اور بڑھتے جا رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپؐ کا سر جھکتے جھکتے اونٹ کے کجاوے سے جا لگا۔ جس کجاوہ پر بیٹھے ہوئے تھے اس کے آگے ابھرے ہوئے حصے سے جا لگا اور اللہ تعالیٰ کے نشانوں پر اس کی حمد و ثنا میں مشغول تھے۔

(سیرة ابن ہشام باب وصول النبیؐ ذی طوی جلد 2 صفحہ 405)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں:

''عُلُوّ جو خدا تعالیٰ کے خاص بندوں کو دیا جاتا ہے'' یعنی بلندی اور اعلیٰ مقام'' وہ انکسار کے رنگ میں ہوتا ہے۔ اور شیطان کا عُلُوّ استکبار سے ملا ہوا تھا'' یعنی شیطان کی بلندی تکبر میں ہوتی ہے۔ '' دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ کو فتح کیا تو آپؐ نے اسی طرح اپنا سر جھکایا اور سجدہ کیا جس طرح ان مصائب اور مشکلات کے دنوں میں جھکاتے اور سجدے کرتے تھے جب اسی مکہ میں آپؐ کی ہر طرح سے مخالفت کی جاتی اور دکھ دیا جاتا تھا جب آپؐ نے دیکھا کہ میں کس حالت میں یہاں سے گیا تھا اور کس حالت میں اب آیا ہوں تو آپؐ کا دل خدا کے شکر سے بھر گیا اور آپ نے سجدہ کیا''۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 404 حاشیہ جدید ایڈیشن)۔ پس یہ ہے عاجزی کی وہ اعلیٰ ترین مثال جو طاقت و فتح حاصل کر لینے کے بعد آپؐ نے دکھائی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کی اس عاجزی کو کس طرح انعامات سے نوازا۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اسرافیل نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس تواضع کی بدولت جو آپؐ نے اس کے لئے اختیار کی یہ انعام عطا کیا ہے کہ آپؐ قیامت کے روز تمام بنی آدم کے سردار ہوں گے۔ سب سے اول حشر بھی آپؐ کا ہو گا۔ سب سے پہلے شفیع بھی آپؐ ہوں گے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر جو آپؐ نے دعا کی اس کے الفاظ یہ تھے۔ اے اللہ! تو میری باتوں کو سنتا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے۔ میری پوشیدہ باتوں اور ظاہر امور سے خوب واقف ہے۔ میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر کچھ بھی تو مخفی نہیں ہے میں ایک بدحال فقیر اور محتاج ہی تو ہوں۔ تیری مدد اور پناہ کا طالب ہوں، سہما اور ڈرایا ہوا، اپنے گناہوں کا اقراری اور معترف ہو کر تیرے پاس چلا آیا ہوں۔ میں تجھ سے ایک عاجز مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں۔ ہاں تیرے حضور میں ایک ذلیل گناہگار کی طرح زاری کرتا ہوں۔ ایک اندھے نابینے کی طرح ٹھوکروں سے خوفزدہ تجھ سے دعا کرتا ہوں۔ میری گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور میرے آنسو تیرے حضور بہہ رہے ہیں۔ میرا جسم تیرا مطیع ہو کر سجدے میں گرا پڑا ہے اور ناک خاک آلودہ ہے۔ اے اللہ تو مجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرا دینا اور میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک فرمانا۔ اے وہ جو سب سے بڑھ کر التجاؤں کو قبول کرتا ہے اور سب سے بہتر عطا فرمانے والا ہے۔ (مجمع الزوائد ہیثمی مطبوعہ بیروت۔ جلد 3 صفحہ 252 وطبرانی جلد 11 صفحہ 174 بیروت)

دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتنی تسلیاں اور انعامات ملنے کے باوجود قرآن کریم میں کئی جگہ ان کا ذکر ہے۔ اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھا کہ میں ہوں تو اللہ کا ایک بندہ ہی۔ ہوں تو ایک بشر ہی اس لئے آخر تک اس عاجزی کے ساتھ اپنے خدا سے اس کا رحم اور فضل مانگتے رہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

'' خدا تعالیٰ کی رضا میں فانی لوگ نہیں چاہتے کہ ان کو کوئی درجہ اور امامت دی جاوے۔ وہ ان درجات کی نسبت گوشہ نشینی اور تنہا عبادت کے مزے لینے کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ مگر ان کو خدا تعالیٰ کشاں کشاں خلق کی بہتری کے لئے ظاہر کرتا اور مبعوث فرماتا ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو غار میں ہی رہا کرتے تھے اور نہیں چاہتے تھے کہ ان کا کسی کو پتہ بھی ہو۔ آخر خدا تعالیٰ نے ان کو باہر نکالا اور دنیا کی ہدایت کا بار ان کے سپرد کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزاروں شاعر آتے اور آپؐ کی تعریف میں شعر کہتے تھے مگر لعنتی ہے وہ دل جو خیال کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تعریفوں سے پھولتے تھے۔ وہ ان کو مردہ کیڑے کی طرح خیال کرتے تھے۔ مدح وہی ہوتی ہے جو خدا آسمان سے کرے۔ یہ لوگ محبت ذاتی میں غرق ہوتے ہیں۔ ان کو دنیا کی مدح و ثنا کی پرواہ نہیں ہوتی۔ تو یہ مقام ایسا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ آسمان اور عرش سے ان کی تعریف اور مدح کرتا ہے۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 187 جدید ایڈیشن)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

منظوری انتخاب صدر لجنہ اماء اللہ بھارت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر لجنہ بھارت کے انتخاب کی رپورٹ پر اپنے مکتوب بنام ناظر اعلیٰ قادیان مورخہ 22.4.05 میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

''ملکی صدر کے انتخاب کے لئے وہاں جو طریق اختیار کیا گیا وہ لجنہ کے دستور کے مطابق نہیں۔ فی الحال تو میں اس انتخاب میں جنکو زیادہ ووٹ ملے ہیں انہیں کی منظوری دے رہا ہوں۔ لیکن امسال جلسہ پر جب لجنہ اکٹھی ہوں گی تو اس وقت مقامی مجالس سے منتخب ہو کر آنے والی نمائندگان شوریٰ کے ذریعہ صدر کا انتخاب کرالیں اور پھر تین سے زائد نام منظوری کے لئے مجھے بھجوادیں''

لہٰذا تمام لجنات بھارت مطلع رہیں کہ حالیہ انتخاب میں جنکو زیادہ ووٹ ملے ہیں یعنی مکرمہ بشریٰ پاشا صاحبہ کو حضور انور نے فی الحال صدر لجنہ بھارت مقرر فرمادیا ہے۔ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر منتخب نمائندگان شوریٰ کے ذریعہ دوبارہ صدر لجنہ بھارت کا انتخاب کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اس بارہ میں دفتر لجنہ بھارت کی طرف سے نئے قواعد وضوابط سے لجنات کو بذریعہ سرکلر مطلع کر دیا جائے گا۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph: 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

اخبار بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عندہ اللہ ماجور ہوں
نیز کاروباری اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر بدر)

موجودہ عیسائیت ═ ایک جائزہ

((قسط : 3))

محمد انعام غوری ناظر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ قادیان

عیسائیوں کا دوسرا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ صرف مسیح بے گناہ ہے باقی تمام نوع انسان موروثی طور پر گنہگار ہیں اس لئے نسل انسانی کو کسی نجات ہندہ اور فدیہ ادا کرنے والے کی ضرورت ہے جو بے گناہ ہو چنانچہ یسوع مسیح نے جو خدا تھا انسانی جسم اختیار کر کے اپنے خون کی قربانی دیکر تمام گنہگاروں کا کفارہ ادا کیا۔ اب اگر یہ ثابت ہو جائے کہ بہت سے انسان ایسے ہیں جن سے کوئی بدی اور گناہ سرزد نہیں ہوا اور وہ ہر قسم کے صغائر اور کبائر سے پاک تھے تو عیسائیوں کا یہ نظریہ بالکل باطل ہو جاتا ہے اور جو کفارہ کا بے بنیاد عقیدہ گھڑا گیا ہے وہ بھی پیوند خاک ہو جاتا ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ کوئی عیسائی جو یسوع مسیح کے کفارہ پر ایمان رکھتا ہو انبیاء کی عصمت کا قائل نہ ہوگا۔

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب مرحوم نے لکھا ہے کہ ڈاکٹر فیلیبس بھی باصرار کہتا تھا کہ ناممکن ہے کہ کوئی انسان بے گناہ ہو اس مضمون پر میرے اور ڈاکٹر صاحب کے درمیان دو مرتبہ مناظرہ ہوا۔ اور جب مناظرہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر فیلیبس کو اپنے دستخطوں سے ہمیں ایک تحریری اقرار دینا پڑا جس میں اُس نے صاف لفظوں میں اعتراف کیا کہ:-

”ولم يذكر فى الكتاب المقدس خطايا يوحنا المعمدان وزكريا وزوجته ودانيال ويوشيا وحزقياه وهابيل فقط۔

یعنی بائبل میں یوحنا بپتسمہ دینے والے زکریا۔ ان کی بیوی۔ دانیال۔ یوسیا حزقیاہ اور ہابیل کا کوئی گناہ مذکور نہیں“۔

حضرت مولانا صاحب نے اپنے مدلل بیان کا جو خلاصہ اپنے کتابچہ مباحثہ مصر میں درج فرمایا ہے وہ لاجواب ہے اور یاد رکھنے اور ہر ایسے موقع پر استعمال کرنے کے لائق ہے اور وہ یہ ہے:-

(1) اناجیل سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے بندے دو قسموں پر منقسم ہیں۔ ان میں بدکار بھی ہیں اور نیکوکار بھی اور جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ سب کے سب لوگ گنہگار ہیں گویا وہ اناجیل کے ان صریح بیانات کی تردید کرتا ہے چنانچہ انجیل میں آتا ہے

(الف) ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور راستبازوں کو آرزو تھی کہ جو باتیں تم دیکھتے ہو دیکھیں مگر نہ دیکھیں اور جو باتیں تم سنتے ہو سنیں مگر نہ سنیں“ (متی ۱۳/۱۷)

(ب) ”تا کہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے ٹھہرو کیونکہ وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے اور راستبازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ برساتا ہے“ (متی ۵/۴۵)

(ج) ”جیسا اس نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کہا تھا جو کہ دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں“ (لوقا ۱/۷۰)

(د) ”نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی رُوح القدس کی تحریک کے سبب خدا کی طرف سے بولتے تھے“ (۲ پطرس ۱/۲۱)

(ذ) ”وہاں رونا اور دانتوں کا پیسنا ہوگا۔ جب تم ابراہیم اور اضحاق اور یعقوب اور سب نبیوں کو خدا کی بادشاہت میں شامل اور اپنے آپ کو باہر نکالا ہوا دیکھو گے“ (لوقا ۱۳/۲۸)

(ر) ”ہم جانتے ہیں کہ جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے وہ گناہ نہیں کرتا بلکہ جو خدا سے پیدا ہوا وہ اپنی حفاظت کرتا ہے اور وہ شریر اُسے چھونے نہیں پاتا“ (ا۔ یوحنا ۵/۱۸)

(ز) ”مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب ستائے گئے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہے...... اس لئے کہ لوگوں نے ان نبیوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے اسی طرح ستایا تھا۔“ (متی ۱۰۔۱۲/۵)

یہ آیات صاف طور پر بتا رہی ہیں کہ انبیاء راستباز تھے پاکباز تھے۔ خدا سے پیدا شدہ اور اس کی بادشاہت میں شامل ہیں۔ شیطان اُن کو چھو بھی نہیں گیا۔

2- نبیوں کو اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے بطور نمونہ اور اُسوہ حسنہ بھیجا کرتا ہے اور وہ لوگوں کو سمجھانے آیا کرتے ہیں۔ لکھا ہے:-

”تب بھی تُو بہت برس تک اُن کی برداشت کرتا رہا۔ اور اپنی رُوح سے یعنی اپنے نبیوں کی معرفت سے انہیں سمجھاتا رہا“۔ (نحمیاہ ۹/۳۰)

اب اگر خود نبی ہی بُرے کاموں میں مبتلا اور بدکاریوں کا مرتکب ہو تو وہ لوگوں کیلئے کیونکر نمونہ ہو سکتا اور ان کا نگران قرار پا سکتا ہے؟

پس نبیوں کو گنہگار قرار دینے کے معنے یہ ہیں کہ ان کی نبوتیں جھوٹی تھیں اور یہ باطل ہے پس نبیوں کی گنہگاری کا عقیدہ بھی باطل ہے۔

3- بائیبل مقدس گواہی دیتی ہے کہ بہت سے ایسے صلحاء اور مقدس انسان گزر چکے ہیں جو تمام زندگی بھر اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور اس کی شریعت کے تابعدار رہے اور انہوں نے کسی گناہ کا ارتکاب نہیں کیا۔ ان مقدسوں میں سے چند کا ذکر کرتا ہوں۔

اوّل: یوحنا (یحییٰ) علیہ السلام

بائیبل کہتی ہے یوحنا بپتسمہ دینے والا پارسا اور بے گناہ تھا۔ آیاتِ ذیل ملاحظہ ہوں:-

(الف) ”وہ خداوند کے حضور میں بزرگ ہوگا اور ہرگز نہ مے نہ کوئی اور شراب پئے گا۔ اور اپنی ماں کے پیٹ ہی سے رُوح القدس سے بھر جائے گا“ (لوقا ۱/۱۵)

(ب) ”خداوند کا ہاتھ اس پر تھا“ (لوقا ۱/۶۶)

(ج) ”اور وہ لڑکا بڑھتا اور رُوح میں قوت پاتا گیا اور اسرائیل پر ظاہر ہونے کے دن تک جنگلوں میں رہا“۔ (لوقا ۱/۸۰)

(د) ”ہیرودیس یوحنا کو راستباز اور مقدس آدمی جان کر اس سے ڈرتا اور اُسے بچائے رکھتا تھا“ (مرقس ۶/۲۰)

(ذ) ”یوحنا آیا اور بیابان میں بپتسمہ دیتا اور گناہوں کی معافی کیلئے توبہ کے بپتسمہ کی منادی کرتا تھا“ (مرقس ۱/۴)

(ر) ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو عورتوں سے پیدا ہوئے ہیں اُن میں یوحنا بپتسمہ دینے والے سے کوئی بڑا نہیں ہوا (متی ۱۱/۱۱)

(ز) ”یوحنا نہ کھاتا آیا نہ پیتا اور وہ کہتے ہیں کہ اس میں بدروح ہے۔ ابن آدم کھاتا پیتا آیا اور وہ کہتے ہیں دیکھو کھاؤ اور شرابی آدمی محصول لینے والوں اور گنہگاروں کا یار، مگر حکمت اپنے کاموں سے راست ثابت ہوئی“۔ (متی ۱۱/۱۸۔۱۹)

(س) ”اُس وقت خدا کا کلام بیابان میں زکریا کے بیٹے یوحنا پر اُترا“ (لوقا ۳/۲)

اِن آیات سے ثابت ہے کہ حضرت یوحنا ایک برگزیدہ اور معصوم انسان تھا خدا کا ہاتھ اس پر تھا خدا کا کلام اُس پر اُترا اور وہ ماں کے پیٹ سے ہی روح القدس سے بھر گیا۔ اور پھر وہ گنہگاروں کی رہائی کیلئے توبہ کا بپتسمہ دیتا تھا۔ اور عورتوں کے پیٹ سے پیدا ہونے والوں میں سب سے بڑا تھا کیا ایسا شخص گنہگار ہو سکتا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی عقلمند عیسائی یوحنا کو گنہگار قرار نہ دے گا۔ خصوصاً جبکہ یہ ثابت ہے کہ یسوع مسیح نے خود بھی یوحنا سے اس کا مخصوص بپتسمہ لیا۔ میں تمام عیسائیوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ ازروئے بائیبل یوحنا کا کوئی گناہ ثابت کریں؟

دوم: ہابیل بن آدمؑ

حضرت آدمؑ کا صلبی فرزند ہابیل بھی راستباز اور صدیق تھا اور اس کے اعمال پاکیزہ تھے۔ اس سے کوئی گناہ صادر نہیں ہوا۔ اناجیل میں آتا ہے

(الف) ”تا کہ سب راستبازوں کا خون جو زمین پر بہایا گیا تم پر آئے۔ راستباز ہابیل کے خون سے لے کر برکیاہ کے بیٹے زکریاہ کے خون تک جسے تم نے مقدس اور قربانگاہ کے درمیان قتل کیا“۔ (متی ۲۳/۳۵)

(ب) ”ایمان ہی سے ہابیل نے قین سے افضل قربانی خدا کیلئے گزرانی اور اسی کے سبب اس کے راستباز ہونے کی گواہی دی گئی کیونکہ خدا نے اس کی نذروں کی بابت گواہی دی“ (عبرانیوں 11/4)

(ج) ”اور قین کی مانند نہ بنیں جو اس شریر سے تھا اور جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا اور اس نے کس واسطے اسے قتل کیا؟ اس واسطے کہ اس کے کام بُرے تھے اور اس کے بھائی کے کام راستی کے تھے“ (ا۔ یوحنا ۳/۱۲)

سوم: دانیال علیہ السلام

ازرُوئے بائیبل دانیال نبی کا بھی کوئی گناہ ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ برعکس اس کے اس کی معصومیت کی شہادتیں موجود ہیں چنانچہ بائیبل میں آتا ہے

(الف) بنوکدنضر بادشاہ نے دانیال کے متعلق کہا:-

”اس میں مقدس الٰہوں کی رُوح ہے“ (دانیال ۴/۸)

(ب) ”تب ان پیشواؤں اور سرداروں نے چاہا کہ ملک داری کی بابت دانی ایل پر قصور ثابت کریں لیکن وہ کوئی داؤ یا کوئی قصور پا نہ سکے کیونکہ وہ دیانت دار تھا اور اس میں کوئی قصور رپا نہ سکے کیونکہ وہ دیانت دار تھا اور اس میں کوئی خطا یا گناہ پایا نہ گیا“ (دانیال ۶/۴)

(ج) ”تب دانی ایل نے بادشاہ سے کہا اے بادشاہ تا ابد زندہ رہ۔ میرے خدا نے اپنے فرشتے کو بھیجا ہے اور شیر ببروں کے منہ کو بند کر رکھا ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے مجھے ضرر نہ پہنچایا۔ اس لئے کہ اس کے آگے مجھ میں بے گناہی پائی گئی اور تیرے آگے اے بادشاہ میں نے خطا نہیں کی“ (دانیال 21-6/22)

چہارم: یوسیع

اس کے متعلق کتاب مقدس کہتی ہے:-

”اس نے وہ کام کئے جو خداوند کی نگاہ میں بھلے تھے اور اپنے باپ داؤد کی ساری راہوں پر چلا اور دہنے یا بائیں مطلق نہ مُڑا“ (۲ رسلاطین ۲۲/۲)

پنجم و ششم: زکریاہ اور اُن کی بیوی

زکریا اور اُن کی بیوی کے متعلق انجیل میں لکھا ہے:-

”اور وہ دونوں خدا کے حضور راستباز اور خداوند کے سارے حکموں اور قانونوں پر بے عیب چلنے والے تھے“ (لوقا ۱/۶)

ہفتم: حزقیاہ بادشاہ

حزقیاہ بادشاہ کے متعلق بائیبل میں آتا ہے:-

(الف) ”اور اُس نے خداوند اسرائیل کے خدا پر توکل کیا ایسا کہ بعد اس کے یہوداہ کے سب بادشاہوں میں ویسا ایک نہ ہوا اور نہ اس سے آگے کوئی ہوا تھا۔ وہ خداوند سے لپٹا رہا اور اس کی پیروی کرنے سے باز نہ آیا بلکہ اُس نے اس کے حکموں کو جو خداوند نے موسیٰ کو دیئے تھے حفظ کیا۔ اور خداوند اس کے ساتھ تھا۔ وہ جدھر کو گیا کامیاب رہا“

(۲،سلاطین 5-7/18)

(ب) ’’تب حزقیاہ نے اپنا منہ دیوار کی طرف کیا اور خداوند سے دعا مانگی اور کہا۔ اے خداوند میں منت کرتا ہوں کہ تو یاد فرما کہ میں کس طرح تیرے حضور سچائی اور دل کے کامل شوق سے چلا۔ اور جو تیری نظر میں بھلا تھا اس پر عمل کیا‘‘ (یسعیاہ 2-3/38)

ہشتم: سمسون بن منوحہ

اس کی پیدائش سے پیشتر فرشتہ اس کی والدہ کو بایں الفاظ بشارت دیتا ہے:-

’’سو اب خبردار رہیو اور مے یا نشے کی کوئی چیز نہ پیجیو اور ہر ایک ناپاک چیز کے کھانے سے پرہیز کیجیو کیونکہ دیکھ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی۔ اس کے سر پر کبھی اُسترا نہ پھرے گا۔ اس واسطے کہ وہ لڑکا رحم ہی سے خدا کا نذیر ہوگا...... وہ لڑکا پیٹ ہی سے اس کے مرنے کے دن تک خدا کا نذیر ہوگا‘‘

(قاضیوں 4-13/7)

نہم: صموئیل النبی

صموئیل النبی تمام بنو اسرائیل کے سامنے وہ اپنی پاکیزگی کی تحدی کرتا ہے اور قوم کے لوگ اس کی پارسائی کی شہادت دیتے ہیں۔ جو حسب ذیل ہے:-

’’میں نے کس سے دغابازی کی؟ اور کس پر میں نے ظلم کیا؟ اور کس کے ہاتھ سے میں نے رشوت لی تاکہ میں اس سے چشم پوشی کروں؟ اب میں اسے پھیر دینے کو حاضر ہوں۔ وہ بولے تو نے ہم سے دغابازی نہیں کی اور نہ ہم پر ظلم کیا اور نہ تو نے کسی کے ہاتھ سے کچھ لیا۔ تب اُس نے انہیں کہا کہ خداوند تم پر گواہ اور اُس کا مسیح آج کے دن گواہ ہے کہ تم نے میرے ہاتھ میں کچھ نہیں پایا۔‘‘ (سموئیل 3-12/5)

دہم: شمعون

لوقا انجیل نویس کہتا ہے:-

’’دیکھو یروشلم میں شمعون نام ایک آدمی تھا اور وہ راستباز اور خدا ترس اور اسرائیل کی تسلی کا منتظر تھا اور رُوح القدس اس پر تھا‘‘ (لوقا 2/25)

یازدہم: یوسف شوہر مریم

اس کے متعلق بھی انجیل میں لفظ ’’راستباز‘‘ وارد ہوا ہے۔ لکھا ہے:-

’’اس کے شوہر یوسف نے جو راستباز اور اُسے بدنام کرنا نہیں چاہتا تھا۔ چپکے سے اُس کے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا‘‘۔ (متی 1/19)

تعجب تو یہ ہے کہ بائبل کسقدر وضاحت کے ساتھ صلحاء اور انبیاء کرام کی پاکیزگی اور عصمت کی گواہی دے رہی ہے اس کے باوجود عیسائی پادری مسیح کو بے گناہ اور معصوم ثابت کرنے کیلئے اور کفارہ کے عقیدہ کو درست قرار دینے کی غرض سے دیگر تمام انبیاء و اولیاء کو گنہگار قرار دینے سے شرم نہیں کرتے چنانچہ اسی ڈاکٹر فیلیبس نے حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب سے مناظرہ کے دوران یہ کہا کہ:-

’’حضرت داؤد نبی تھے مگر اُنہوں نے اوریا کی بیوی لے لی اور اس سے زنا کیا۔ کیا یہ فعل گناہ نہیں ہے؟‘‘

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے نہایت تحمل اور ضبط سے کام لیتے ہوئے فرمایا

’’میرا خیال تھا کہ آپ اس قدر جرآت سے کام نہ لیں گے اور داؤد علیہ السلام کو زانی قرار نہ دیں گے کیونکہ متی کی انجیل کا پہلا فقرہ ہی یہ ہے ’’یسوع مسیح ابن داؤد‘‘ اب اگر آپ حضرت داؤدؑ کو زانی کہیں گے (معاذ اللہ) تو یسوع مسیح کیا ہوگا؟‘‘

اس کے جواب میں اُس عیسائی پادری نے جواب دیا:-

’’یسوع کے انجیلی نسب نامہ میں بعض دادیاں اور نانیاں بھی زنا کار پائی جاتی ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ تو دنیا کے نجات دینے کیلئے آیا ہے اسی طرح وہ ابن داؤد ہے اور داؤد سے بلاشبہ فعلِ زنا کا صدور ہوا۔ اور یہ میں نہیں کہتا بلکہ بائبل کہتی ہے‘‘۔

اب اس قابل شرم بیان پر بجز انا للہ پڑھنے کے کیا باقی رہ جاتا ہے جب اسی انجیلی نسب نامہ کی رُو سے یسوع مسیح کی دادیوں نانیوں کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتب میں عیسائی پادریوں کے آنحضرت ﷺ کی ذات والا صفات پر ناپاک اعتراضات کے الزامی جواب میں فرماتے ہیں تو بعض مسلمانوں کو بڑی غیرت آجاتی ہے اور آپؑ پر توہین مسیح کا الزام عائد کر دیتے ہیں:

بہرحال مذکورہ بالا بائبل کے حوالہ جات سے یہ امر ثابت ہوگیا کہ حضرت مسیح کے علاوہ دیگر صلحاء انبیاء بھی معصوم اور بے گناہ تھے اور عیسائیوں کا یہ دعویٰ کہ صرف مسیح ہی بے گناہ تھے بے بنیاد اور غلط ہے۔ بلکہ اگر الزامی جواب دینے کی غرض سے خود بائبل کا جائزہ لیا جائے تو بائبل کی رُو سے مسیح کی بھی ایسی کمزوریاں اور گناہ سامنے آتے ہیں جنکو سچ تسلیم کر لیا جائے تو مسیح ایک نبی تو کیا ایک شریف انسان بھی ثابت نہیں ہوسکتے مثلاً (۱) یسوع مسیح نے لوگوں کو شراب پلائی (یوحنا باب دوم) حالانکہ شراب کے متعلق لکھا ہے:-

’’حرامکاری اور مے اور نئی مے دل کو کھول دیتی ہے‘‘ (ہوسیع 4/11)

2- ازروئے انجیل یسوع کا جھوٹ بولنا بھی ثابت ہے کیونکہ عید خیام کے موقعہ پر اُس نے اپنے بھائیوں کو جواباً کہا:-

’’تم عید میں جاؤ‘‘ میں ابھی عید میں نہیں جاتا لیکن جب اُس کے بھائی روانہ ہوئے تھے وہ بھی عید میں گیا۔ ظاہراً نہیں بلکہ چپکے‘‘

(یوحنا 8-7/10)

3- ایک بدکار عورت کس طرح یسوع پر فدا ہوتی تھی اس بارے میں لکھا ہے:-

’’اور دیکھو اُس شہر میں ایک عورت جو گنہگار تھی جب جانا کہ وہ (یعنی مسیح) فریسی کے گھر میں کھانا کھانے بیٹھا ہے، سنگ مرمر کے عطردان میں عطر لائی اور وہ پیچھے پاؤں کے پاس کھڑی تھی اور رو رو کے آنسو سے اُس کے پاؤں دھونے لگی اور اپنے سر کے بالوں سے پونچھ کے اُس کے پاؤں کو شوق سے چوما اور عطر ملا اور اُس فریسی نے جس نے اُس کی دعوت کی تھی یہ دیکھ کر دل میں کہا کہ اگر یہ نبی ہوتا تو جانتا کہ عورت جو اُسے چھوتی ہے کون اور کیسی ہے۔ کیونکہ گنہگار ہے‘‘

(لوقا باب ۷ آیت ۳۷ تا ۳۹)

4- ’’کیونکہ یوحنا کھاتا پیتا نہیں آیا۔ اور وے کہتے ہیں کہ اس پر ایک دیو ہے۔ ابن آدم کھاتا پیتا آیا۔ اور وے کہتے ہیں دیکھو ایک کھاؤ اور شرابی اور محصول لینے والوں اور گنہگاروں کا یار‘‘۔

(متی باب ۱۱ آیت ۱۸۔۱۹)

اب دیکھیں یہاں حضرت مسیحؑ کو ’’کھاؤ‘‘ (یعنی بہت کھانے والا) ’’شرابی‘‘ اور ’’گنہگاروں کا یار‘‘ کے ذلیل خطابات سے پکارا گیا ہے۔

5- حضرت مسیح اپنے مخاطبوں سے کسطرح کلام کرتے ہیں انجیل کی رُو سے اس کا نمونہ ملاحظہ ہو:-

’’خداوند مسیح نے اپنے مخاطب لوگوں سے کہا کہ اے سانپوں کے بچو! تم برے ہو کے کیونکر اچھی بات کہہ سکتے ہو۔ کیونکہ جو دل میں بھرا ہے سو ہی منہ پر آتا ہے‘‘ (متی 12/34)

6- بعض فقیہوں اور فریسیوں نے یسوع مسیح سے نشان دکھانے کا مطالبہ کیا اس پر حضرت مسیح علیہ السلام نے انہیں جواب دیا وہ ملاحظہ فرمائیں لکھا ہے کہ:-

’’اُس نے جواب دے کر اُن سے کہا کہ اس زمانے کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈھونڈتے ہیں پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان اُنہیں دکھایا نہ جائے گا‘‘ (متی باب ۱۲ آیت 39-40)

7- یسوع مسیح پطرس کی کسی بات پر ناراض ہوا چنانچہ اُس کو ڈانٹ کر کہا

’’اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو۔ تو میرے لئے ٹھوکر کا باعث ہے‘‘۔ (متی 16/23)

حالانکہ پطرس بڑا حواری تھا لیکن اُس کو شیطان کا خطاب دے دیا!

8- مسیح نے ایک دفعہ اپنے شاگردوں سے کہا:-

’’اے بد اعتقاد اور ٹیڑھی قوم میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں گا؟ کب تک تمہاری برداشت کروں گا‘‘۔ (متی 17/17)

اب دیکھیں خود انجیل کی رُو سے حضرت مسیح علیہ السلام کے جو اخلاق اور جو کردار ظاہر ہوتا ہے اس کے مطابق وہ ایک نبی تو دور کی بات ایک با اخلاق انسان بھی ثابت نہیں ہوتے۔

لیکن اس کے برعکس قرآن کریم نے جہاں دیگر تمام انبیاء علیہم السلام کو پاکباز اور راستباز قرار دیا ہے وہاں حضرت مسیح علیہ السلام پر بھی قرآن کریم کا یہ احسان ہے کہ آپؑ کو ایک نیک اور معصوم اور راستباز نبی قرار دیا ہے۔ لہٰذا اب عیسائیوں کی نجات اسی میں ہے کہ محرّف اور مبدّل اناجیل کو چھوڑ کر جو جلیل القدر انبیاء کو نعوذ باللہ زانی قرار دے رہی ہیں قرآن کریم پر ایمان لے آئیں اور مسیح ناصری سمیت تمام انبیاء علیہم السلام کی پاکیزگی اور راستبازی کا اقرار کر کے ان کی پاک تعلیمات کی پیروی کریں جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ (باقی)

۞۞۞

خلافت سے محبت

وہ سائباں تھا میرا وہ چھت تھی میری
اس سے قائم سلطنت تھی میری

میں بیمار تھا وہ میرا تھا مسیحا
لا دوا ہوچکی تھی محبت تھی میری

یہ اُس کا کرم ہے کہ پہنچے ہیں در پہ
دعائیں تھی اس کی اور ہجرت تھی میری

نہ چاہا پھر اس کے سوائے کسی کو
حاصل یار ہی اب ضرورت تھی میری

وہ جب بولتا تھا خدا بولتا تھا
تھی تحریک اس کی اطاعت تھی میری

میں اس کے غلاموں کا ادنیٰ سا چاکر
کیا اوقات میری اور کیا عزت تھی میری

کروں کیسے رشتے کو اس کے بیاں میں
میں اس کا دیوانہ وہ چاہت تھی میری

یہ اس کا فضل ہے کہ اس نے عطا کی
خلیفہ بھی اس کا حکومت بھی اُس کی

(طارق احمد ظفر ربانی قادیان)

اُذْكُرُوا مَوْتَاكُم بِالْخَيْر

محترم اسحاق عثمان میمن صاحب مرحوم آف لندن کا ذکرِ خیر

برہان احمد ظفر ناظر نشر واشاعت قادیان

خدا تعالیٰ کی شان دیکھئے کہ جب اس نے کسی بندے سے کام لینا ہوتا ہے تو وہ اس کو نیچے سے اُٹھا کر بلندی تک پہنچا دیتا ہے اور پھر کام بھی ایسے ایسے لیتا ہے کہ جو اُن کی وفات کے بعد بھی ان کیلئے صدقہ جاریہ کا کام کرتے رہتے ہیں۔ اُنہیں لوگوں میں سے ایک نام محترم سیٹھ اسحاق عثمان صاحب میمن مرحوم کا ہے۔ نام کے لحاظ سے سیٹھ کہلانے والوں کے متعلق یہ بات خیال میں آسکتی ہے کہ سیٹھ ہیں بہت مالی خدمات کی ہوں گی پیسہ تھا تو ہی سیٹھ کہلائے آپ کے والد صاحب کا نام بھی سیٹھ عثمان یعقوب میمن تھا۔ اور آپ کے والد صاحب نے جماعت کی مالی مدد بھی خوب کی اور خدا تعالیٰ نے آپ کی ایمانداری کو پھل لگائے دنیا بھی خوب کمائی اور دین بھی اس لئے یہ خاندان سیٹھ کے نام سے ہی جانا جاتا ہے محترم اسحاق عثمان صاحب کے ساتھ جب بھی کسی جگہ جانے کا موقعہ نصیب ہوا تو ہر انسان کو یہی کہتے ہوئے سنا کہ آیئے سیٹھ صاحب۔

عام طور پر سیٹھ جن کے ساتھ لگا ہو ان میں دولت کا خمار بھی کبھی دکھائی دے ہی جاتا ہے لیکن آپ میں عاجزی انکساری ملنساری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اور ہر آدمی آپ کی بہت عزت کرتا تھا شاید یہی بات تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس ادا کو پسند کر لیا اور آپ سے ایک بہت بڑا کام لیا۔

دراصل آپکا خاندان ہندوستان کے علاقہ گجرات شہر دوارکا سے آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ایک گاؤں دراستویل نامی سے تھا۔ آپ کا خاندان میمن قوم سے تعلق رکھتا تھا جو کہ ہندوؤں کی لوہانہ قوم سے ہے اگرچہ یہاں کے لوگوں نے اسلام تو قبول کر لیا تھا لیکن ہندوؤں کے ریتی رواج اس قوم میں ویسے ہی رائج تھے۔ آپ کے والد صاحب کے متعلق آتا ہے کہ باوجود اس کے کہ مسلمان کے گھر پیدا ہوئے پھر بھی اسلام کی حقیقت کو جاننے اور سمجھنے کا بے حد شوق تھا۔ اس لئے آپ کے والد صاحب اکثر علماء سے بحث و تکرار کرتے رہتے۔ جس زمانہ میں آپ کے والد صاحب جوانی میں قدم رکھ رہے تھے اس وقت آپ کے والد وہاں کی ایک مسجد کے امام جن کو پیر صاحب کہا جاتا تھا جو صوم وصلوٰۃ کے پابند اور بہت دیندار تھے سے پڑھا بھی کرتے تھے۔ اور یہ وہی زمانہ تھا جب حضرت مسیح موعودؑ نے دعویٰ فرمایا ہوا تھا یہ پیر صاحب جن کا اصلی نام سید علی میاں تھا یہ حکیم بھی تھے اور اکثر اپنی ادویات وغیرہ لینے کی غرض سے دہلی اور لاہور جایا کرتے تھے چنانچہ ۱۹۰۸ء کی بات ہے کہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال لاہور میں ہو گیا جس کا بہت شور تھا اور اخبارات بھی اس سلسلہ میں بہت کچھ لکھ رہے تھے اس میں پیر صاحب بھی بہت دلچسپی لے رہے تھے۔ چنانچہ جب وہ سفر سے واپس آئے تو لوگوں نے جس طرح عام رواج تھا یہاں کا حال احوال جاننے کے لئے اس سے بات کی تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تذکرہ بعد نماز مغرب مسجد ہی میں کیا۔ اس پر آپ کے والد صاحب نے مزید استفسار فرمایا تو پیر صاحب نے آپ کے دعویٰ مسیحیت پر روشنی ڈالتے ہوئے احادیث وغیرہ کا حوالہ پیش فرمایا۔ اور بتایا کہ زمانہ بھی وہی ہے اور نشانات اور علامات بھی پوری ہو چکی ہیں۔ ان پر یقین کر لینا چاہئے اور اُن پر ایمان لانا ہر مسلمان کا فرض ہے اس پر آپ کے والد صاحب نے فرمایا کہ اس مسیح کی صداقت کو کس طرح پرکھا جائے اس پر پیر صاحب نے نہایت ہی سادگی سے فرمایا

اللہ کی قائم کردہ سنت ہے جس سے ہر نبی کی شناخت دنیا میں ہوتی رہی ہے اور وہ سنت کبھی بدلتی نہیں۔ اس ضمن میں دو باتیں بہت اہم ہیں۔

اوّل دعویٰ کرنے والے کا ماضی بے داغ ہو اور اس کی زندگی پرہیزگاری اور اعمال صالحہ میں گذری ہو۔

دوئم اس کی پیش کردہ تعلیم۔ اگر وہ شخص قرآن مجید اور سنت رسول پر قائم ہے اور اس کی طرف بلاتا ہے تو وہ سچا انسان ہے۔

کہتے تھے کہ میرے والد صاحب نے یہ بات سن کر پیر صاحب سے کہا کہ آپ اگر سچا مانتے ہیں تو پھر قبول کیوں نہیں کرتے۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ میری عمر ستر سال کی ہو گئی ہے۔ اہل وعیال کا بوجھ مجھ پر ہے پیری کا وارث ہوں میرے لئے ایسا بوجھ برداشت کرنا مشکل ہے تم ابھی بچے ہو اس بوجھ کو اٹھا سکتے ہو اس پر خوب غور کر کے قدم اٹھانا انشاء اللہ تمہاری مراد پوری ہو گی۔

محترم عثمان صاحب بتاتے تھے کہ میرے والد صاحب اس کے بعد ہمیشہ ہی معلومات حاصل کرتے اور لوگوں کو پوچھتے رہتے لیکن لوگوں کو یہ بہت برا لگا۔ اور میرے دادا کو ہمیشہ ہی شکایت کرتے آخر معاملہ یہاں تک بڑھا کہ ہمارے دادا نے والد صاحب کو نیروبی بھیجنے کا پروگرام بنایا اور والد صاحب نیروبی چلے گئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے نیروبی میں جماعت قائم تھی وہاں جا کر بھی آپ کے والد صاحب کی جستجو جاری رہی آخر ایک ایسا دن بھی آیا کہ نیروبی کے احمدی احباب سے آپ کی ملاقات ہو گئی اور عین جوانی کے عالم میں آپ کے والد صاحب کو بیعت کر کے جماعت میں شمولیت کی توفیق ملی۔ اس طرح احمدیت اس خاندان میں داخل ہوئی۔

محترم اسحاق عثمان صاحب نے ایک عرصہ تک اپنی زندگی نیروبی میں گزاری اور وہاں کی یادیں ہمیشہ آپ کے دل ودماغ پر چھائی ہوئی تھیں۔ اور جب بھی کبھی اُن کے پاس بیٹھتے تو وہ ہمیشہ ہی ایمان افروز واقعات بیان کیا کرتے آپ اپنے والد کی اولاد سے دوسرے بیٹے تھے آپ کی شادی نیروبی ہی کے حیات خاندان میں جو کہ بڑا ہی مخلص خاندان تھا کے ہاں ہوئی اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بچوں سے نوازا ایک لڑکا جس کا نام محترم نعیم عثمان میمن اور بیٹی طاہرہ بیگم۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ مجلس سوال وجواب میں اکثر سوالات کرنے والے محترم بشیر حیات صاحب بچوں کے ماموں تھے۔

آپ افریقہ سے ہجرت کر کے لندن تشریف لے آئے تھے اور یہاں پر بھی تجارت شروع کی اللہ تعالیٰ نے آپ کی تجارت میں غیر معمولی برکت عطا کی۔

قارئین جیسا کہ میں نے اوپر لکھا ہے کہ اللہ ہی جانتا ہے کہ اس نے کس شخص سے کون سی خدمت لینی ہے آپ ایک تاجر آدمی تھے بات صرف اتنی تھی کہ خاندانی لحاظ سے گجراتی تھے اور گجراتی زبان سے واقف بھی تھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کرنے کی تحریک فرمائی تو گجراتی زبان کے لئے حضورؒ کی نظر آپ پر پڑی آپ بتاتے تھے کہ ایک دن حضور نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ عثمان صاحب آپ نے گجراتی زبان میں قرآن کا ترجمہ کرنا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ بات سن کر میرے پیروں کے نیچے سے زمین کھسک گئی کہ میں جاہل ایک تاجر آدمی جس کو ادب سے کوئی واقفیت بھی نہیں اس کو حضور کہہ رہے ہیں کہ قرآن کا ترجمہ کرنا ہے کہتے ہیں کہ میں نے کہا حضور یہ کام میرے سے نہ ہوگا بہت مشکل کام ہے اس پر حضور نے پھر فرمایا کہ نہیں آپ ہی یہ کام کریں گے اور ضرور ہوگا اسپر میں نے پھر یہی کہا کہ حضور یہ میرا کام نہیں ہے کہ میں کر سکوں یہ کام کسی اور کے سپرد کریں اسپر حضور نے فرمایا کہ میں زیادہ جانتا ہوں یا آپ جانتے ہیں میں کہہ رہا ہوں کہ آپ کر سکتے ہیں اسلئے آپ یہ کام شروع کر دیں کہتے ہیں کہ اس پر پھر میری کیا مجال تھی کہ میں کچھ کہتا بس سیدھا اٹھا اور دُعا لیتا ہوا واپس آ گیا۔

آپ نے قرآن کریم گجراتی کا ترجمہ کرنا شروع کیا اور حضور انور رحمہ اللہ تعالیٰ کی دُعاؤں کی بدولت اس کام کو بہتر سے بہتر کرتے چلے گئے۔ آپ نے حضور انورؒ کے ارشاد گرامی پر اس قدر تیزی سے کام کیا کہ ایک سال کے اندر اندر آپ نے پورے قرآن کا ترجمہ مکمل کر لیا اور حضور انورؒ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضور نے ترجمہ کو دیکھ کر فرمایا کہ میں نہیں کہتا تھا کہ آپ کر سکتے ہیں اس پر عثمان صاحب نے فرمایا یہ تو حضور کی دُعاؤں کا پھل ہے کہ ایک جاہل سے یہ کام لے لیا اور یہ بات کسی معجزہ سے کم نہیں۔

دوسرا مرحلہ اس کی ٹائپ سیٹنگ کا آیا اگرچہ کہ اسکی ٹائپ سیٹنگ کمپیوٹر پر ہونے لگ گئی تھی لیکن لندن میں اس کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہ تھا اور جہاں پر کام ہوتا تھا اُن کے چارج اس قدر زیادہ تھے کہ ناقابل برداشت اس پر محترم اسحاق عثمان صاحب نے حضور انورؒ کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ یہ کام بمبئی سے کروایا جائے اس کام کیلئے سارا رابطہ ہی مکرم سید شہاب احمد صاحب کے ساتھ رہا اور جب عثمان صاحب کے آنے کی باری آئی تو مجھے ایک دن بارہ بجے کے قریب شہاب صاحب کا فون آیا کہ ایک دوست مکرم اسحاق عثمان صاحب لندن سے آرہے ہیں ان کی فلائیٹ دو بجے بمبئی ایئر پورٹ پر آئے گی آپ فوراً چلے جائیں مشن سے ائر پورٹ کا راستہ ہی ڈیڑھ گھنٹہ کا تھا چنانچہ خاکسار اُن کو لینے کیلئے نکل پڑا۔

عجیب اتفاق ہوا کہ میں نہ ان کو جانتا تھا اور نہ ہی وہ مجھے جانتے تھے میں باہر گیٹ پر کھڑا انتظار کر رہا تھا اور سب پر نظر دوڑاتا جاتا لیکن آخر ایک شخص پر نظریں ہی جم گئی جب وہ میرے قریب آئے تو وہ بھی مجھے ہی دیکھ رہے تھے بس یہ ایک تعلق روحانی تھا کہ ایک دوسرے کو اپنی طرف راغب کر رہا تھا قریب آ کر موصوف نے فرمایا شہاب صاحب میں نے کہا نہیں میں برہان ہوں ''شہاب صاحب'' تو نہیں آئے ہیں میں آیا ہوں پس پھر کیا تھا بغل گیر ہوئے اُن کے ساتھ ان کے بھائی کا ایک بیٹا بھی تھا اُن کو لیکر مشن آ گیا۔

مشن کی حالت ایسی نہ تھی کہ وہاں ان کی رہائش کا انتظام ہو سکے چنانچہ ایک دوسری جگہ انتظام ہوا۔ ترجمہ قرآن مجید کی ٹائپ کروانے کا معاملہ آیا تو مجھے ہر جگہ ان کے ساتھ جانے کا موقعہ حاصل ہوا کہاں لندن اور کہاں ہندوستان وہ بھی بمبئی شہر جہاں بھیڑ ہی بھیڑ دکھائی دیتی ہے۔ ہم تو بسوں اور ٹرینوں پر جانے کے عادی تھے ہمیں ٹیکسی کی اجازت بھی نہ تھی میں نے اپنی روٹین سے ان کو بس میں سوار کیا اور لے چلا جب دھکم دھکی میں ہم اوپر چڑھے نیچے اُترے تو فرمانے لگے بھئی آئندہ بس میں نہ جاؤں گا خیر دوسری مرتبہ سوچا کہ چلو ٹرین سے لے چلیں۔ ٹرین کا مسئلہ تو ایسا ہے کہ بس دروازے کے پاس کھڑے ہو جاؤ تو لوگ خود ہی دھکہ دیکر اندر لے جائیں گے۔ اور باہر نکلنا ہو تو کوشش کر کے بس دروازے تک پہنچ جائیں گاڑی کھڑی ہوتے ہی آپ گاڑی سے باہر ہوں گے پر بمبئی کا ٹرین کا سفر تھا ایک ہی سفر کیا تو فرمانے لگے میں تو آئندہ ٹرین سے بھی نہ جاؤں گا۔ پھر آپ ٹیکسی پر ہی آنا جانا کرتے تھے۔

قرآن کریم کے علاوہ اسلامی اصول کی فلاسفی کے دو تراجم بھی آپ نے کئے ایک مسلم اصطلاحات کے ساتھ اور دوسرا ہندو اصطلات والا دونوں شائع ہوئے

پھر پیغام صلح۔ ''شری کرشن کلکی اوتار اور ایک انتباہ''۔ اسلام کو سنگین خطرہ۔ نبیوں کا سردار۔ خاتم النبیین۔ ابن مریم کی وفات وغیرہ کتب کا بھی گجراتی زبان میں ترجمہ کرنے کی آپ کو سعادت حاصل ہوئی۔

آپ جماعت کے شیدائی تھے جماعتی کاموں کو بڑی دلچسپی سے کیا کرتے اور کبھی کسی خدمت سے انکار نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی اولاد کو بھی خدا تعالیٰ نے دین کی بہترین خدمت کی توفیق عطا کی محترم نعیم عثمان میمن مرحوم سے کون واقف نہیں وہ انہیں خادم اسلام کے بیٹے تھے اور آپ نے اپنے آپ کو جماعت کیلئے گویا وقف کر چھوڑا تھا۔ آپ کی کتب ''احمدیت آر قادیانزم اسلام آر اسپاسٹی'' اور ''تھری اِن ون'' خاص ہیں آپ اکثر مخالفین احمدیت کے جواب دیا کرتے تھے جب بھی کبھی ان کے گھر جانے کا موقعہ ملا آپ کو کتابوں میں گھرا ہوا ہی دیکھا۔

محترم اسحاق عثمان صاحب کو بڑے بڑے صدمے پہنچے لیکن آپ نے سب کو برضائے الٰہی صبر سے برداشت کیا اُن صدموں میں ایک صدمہ آپ کے بیٹے کا بھی تھا جو کہ عین جوانی ہی میں آپ کو داغ مفارقت دے گیا اور اپنے پیچھے تین بچے اور جوان بیوی کو چھوڑ گئے ان کی تمام تر ذمہ داری آپ ہی کے کندھوں پر آگئی۔ لیکن آپ نے کبھی بھی ان کو بوجھ نہ جانا بلکہ بڑے پیار سے بچوں کی تربیت کی۔

غور کریں کہاں لندن کا کھانا اور کہاں ممبئی کا چند دنوں میں ممبئی نے اپنا رنگ دکھایا اور آپ بیمار ہو گئے۔ ایک ماہ کے بعد ہی نامساعد حالات کی بناء پر واپس چلے گئے۔

۱۹۸۹ء میں خاکسار کو لندن جانے کا موقعہ حاصل ہوا حضور سے خاص ملاقات ہوئی تو عثمان صاحب کا بھی ذکر ہوا مشن کی بلڈنگ تو نہایت خستہ حال تھی عثمان صاحب فوٹو بھی ساتھ لیکر گئے تھے اس پر حضور نے فرمایا کہ عثمان صاحب پھر آرہے ہیں کہاں ٹھہراؤ گے میں نے ساری حقیقت بیان کر دی اور بتا دیا کہ اگر باتھ روم لیٹرین وغیرہ صحیح ہو جائے تو پھر میرے پاس رہیں وقت نہ ہوگی حضورؒ نے اُسی وقت ممبئی مشن میں کام کروانے کے بجٹ کی منظوری عنایت فرمائی۔

مشن کا کام مکمل ہو جانے کے ایک ماہ بعد ہی آپ دوبارہ ممبئی تشریف لے آئے۔ ٹائپ سیٹنگ کا کام شروع ہوا موصوف پروف ریڈنگ کرتے میں ساتھ بیٹھتا۔ میرا تو کام کم ہی تھا لیکن آپ یقین کریں کہ عثمان صاحب مرحوم بیس بیس گھنٹے کام کرتے تھے کھانا بھی اچھا نہ مل پاتا بیمار بھی تھے جب پروف ریڈنگ کا کام مکمل ہوا تو خاکسار نے پیسٹنگ کا کام شروع کیا میں پیسٹ کرتا تو موصوف چیک کرتے اس طرح صرف دو ماہ میں کام مکمل ہو گیا۔ الحمد للہ اور اس سال ہی 1990ء میں قرآن مجید لندن سے شائع ہو گیا۔

آپ سے چھوٹے بھائی جن کا نام ستار عثمان میمن تھا پہلے ان کی اہلیہ کی وفات ہو گئی پھر چند سال بعد ہی بھائی بھی وفات پا گئے ان کے بھی تین بچے تھے۔ میں نے دیکھا آپ ان بچوں سے بھی نہایت مشفقانہ سلوک کیا کرتے تھے اور ہمیشہ خیال رکھتے۔

والدین کی خدمت نصیب کی باتیں ہیں آپ کے والد صاحب کی وفات تو بہت پہلے ہو گئی تھی لیکن آپ کی والدہ نے بڑی لمبی عمر پائی اور آخری عمر میں محترم اسحاق عثمان صاحب مرحوم کے گھر پر ہی زندگی گزاری آپ کی والدہ نہایت درجہ مخلص اور صالحہ خاتون تھیں۔ ان کی وفات بھی آپ ہی کے گھر ہوئی۔

کہتے ہیں صدمات انسان کو بوڑھا کر دیتے ہیں صحیح بات ہے لیکن آپ نے سب صدمات برداشت کئے اور کبھی بھی کسی مرحلہ پر بھی اس کا اظہار آپ کی زبان سے یا چہرہ سے دکھائی نہ دیتا تھا۔ جب بھی ملاقات ہوئی حال احوال پوچھتے تو بس ایک ہی جملہ زبان پر ہوتا شکر الحمد للہ۔

آپ اس قدر مہمان نواز تھے کہ جو بھی آپ کے گھر آتا اس کی خاطر و تواضع کئے بنا اُسے گھر سے کبھی نہ جانے دیتے یہی صفت آگے آپ کی اولاد اور پوتا پوتی نواسہ نواسی میں دیکھنے کو ملتی ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ موصوف کی میرے ساتھ بڑی ہی بے تکلفی تھی میں جب بھی لندن جاتا تو مجھے کہتے میں نے آپ کیلئے کام رکھا ہوا ہے کر کے جانا ہے کام بھی بڑا معمولی ہوتا چونکہ خود ہاتھ سے کام کرنے کے عادی تھے مجھے بھی ساتھ لگا لیتے چلو رنگ کریں چلو میٹ بچھا دیں چلو پلستر کر دیں وغیرہ تکلف بالکل نہ کرتے تھے پھر اُن کی صفات میں یہ بات بھی داخل تھی کہ ہر بات جو سلسلہ کے مفاد کے خلاف ہو وہ منہ پر بول دیتے کبھی بھی شرم نہ کھاتے تھے اور نہ ہی یہ خوف کہ دوسرا مجھے کیا کہے گا آپ جس دفتر میں بھی جاتے لوگ بڑی عزت سے پیش آتے اور کھڑے ہو جاتے تھے آپ کے چہرہ پر ہمیشہ ہنسی رہتی مذاق بھی خوب کر لیا کرتے تھے۔ اکاونٹ دفتر میں بڑی دیر تک خدمت کرتے رہے پھر جلسہ سالانہ کے دنوں میں رجسٹریشن میں ڈیوٹی ہوا کرتی تھی بڑے محنتی اور جفاکش انسان تھے۔

خاکسار اس مرتبہ بھی جب اُن سے ملاقات کے لئے گیا جبکہ آپ کو کینسر ہو چکا تھا اور علاج جاری تھا تو یہی فرمانے لگے مجھے منوسمرتی گجراتی بھیجو میں نے ایک مضمون ہندوؤں کے تعلق سے تیار کرنا ہے گویا کہ آخری سانس تک خدمت دین کا شوق اور جذبہ تھا اللہ کرے یہ شوق و جذبہ آپ کی اولاد میں بھی قائم رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے افراد جماعت کو یہ تحریک فرمائی کہ وہ اپنے بزرگوں کی قربانیوں کے حالات جمع کریں تو آپ نے اپنی بڑی بہن امینہ عثمان میمن صاحبہ کو اس طرف توجہ دلائی جو بھی حالات انہوں نے جمع کئے وہ خاکسار کو دیئے کہ میں اُن کو ٹھیک طرح مرتب کر دوں چنانچہ ان کی خواہش پر خاکسار کو اُن کے والد صاحب کے ایمان افروز واقعات مرتب کرنے کی بھی توفیق حاصل ہوئی جو کہ کتابی صورت میں شائع ہوئے۔ ہمیشہ ہی اس کتاب کا ذکر کیا کرتے اور خواہش ظاہر کرتے کہ کچھ اور بھی بتاؤں گا اس کو بھی آئندہ کی اشاعت میں شامل اشاعت کرنا ہے لیکن اللہ کو یہ بات منظور نہ ہوئی اور آپ ایک سال کی لمبی بیماری کے بعد لندن میں مورخہ 11.12.04 کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ آپ کو غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا کرے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کے نمونہ پر چلتے ہوئے ان کے لئے صدقہ جاریہ بننے والے ہوں آمین ثم آمین۔

❁❁❁

مومنوں کا رہنما قرآن ہے

اس میں رب کا ہر کوئی فرمان ہے
یہ ہی ہادی ہے یہی فرقان ہے
ہر مسلمان کا یہی ایمان ہے
مومنوں کا رہنما قرآن ہے

اہل دنیا سے نہ رستہ پوچھیے
خود بھٹکتے ہیں وہ سکوں کیلیے
سورہ الحمد پڑھ کر دیکھیے
راہ پانا کس قدر آسان ہے
مومنوں کا رہنما قرآن ہے

دولتوں کے کارخانے ہیں بہت
سونے چاندی کے ٹھکانے ہیں بہت
یوں تو دنیا میں خزانے ہیں بہت
بس ہدایت کی یہی اک کان ہے
مومنوں کا رہنما قرآن ہے

وہ بشر ہی کفر سے مامون ہے
یاد قرآں کا جسے مضمون ہے
اہل ایماں کا یہی قانون ہے
حق و باطل کی یہی پہچان ہے
مومنوں کا رہنما قرآن ہے

روشنی دیتا ہے اس کا ہر ورق
یہ ہی دیتا ہے زمانے کو سبق
ہاں یہی ہے دہر میں پیغام حق
دین مسلم کی یہی تو جان ہے
مومنوں کا رہنما قرآن ہے

(منور احمد کنڈے، ٹیلفورڈ، شراپشائر، یوکے)

114 واں جلسہ سالانہ قادیان 2005

مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 114 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2005 (بروز سوموار۔ منگل وار۔ بدھوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت:: اسی طرح جماعتہائے احمدیہ بھارت کی 17 ویں مجلس مشاورت حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معابعد مورخہ 29 دسمبر 2005ء (بروز جمعرات) کو منعقد ہوگی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

حیدرآباد کی ڈائری

مورخہ 5.3.05 کو بعد نماز فجر مسجد احمدیہ بی بی بازار میں تربیتی اجلاس ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید نظم کے بعد خاکسار نے تقریر کی اور آخر میں محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔

مورخہ 6.3.05 بعد نماز فجر مسجد احمدیہ فلک نما میں تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا تلاوت قرآن مجید نظم کے بعد مکرم منیر احمد صاحب اور خاکسار نے تقریر کی، آخر میں مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔

مورخہ 6.3.05 کو ہی بعد نماز مغرب مسجد الحمد سعید آباد میں تربیتی اجلاس مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدرآباد کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید احادیث ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ سنانے کے بعد شیخ ابراہیم صاحب اور خاکسار مقصود احمد بھٹی نے تقریر کی اس کے بعد محفل سوال و جواب منعقد ہوئی مکرم امیر صاحب نے فقہی مسائل میں نماز کے مسائل کے بارہ میں احباب کو آگاہی کی آخر میں دُعا سے جلسہ اختتام کو پہنچا۔

مورخہ 12.3.05 کو بعد نماز فجر مسجد احمدیہ بی بی بازار میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم احسان احمد غوری نے حضرت مسیح موعودؑ کے تربیتی اقتباسات پڑھ کر سنائے اور خاکسار نے تقریر کی آخر میں محفل سوال و جواب منعقد کی گئی۔ مورخہ 13.3.05 کو بعد نماز فجر تربیتی اجلاس ہوا تلاوت نظم کے بعد مکرم مبارک احمد غوری اور خاکسار نے تقریر کی اس کے بعد محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔

مورخہ 12.3.05 کو بعد نماز مغرب حلقہ کاچی گوڑہ میں مکرم افتخار احمد صاحب کے مکان پر تربیتی اجلاس منعقد ہوا تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم شجاعت حسین اور خاکسار کی تربیتی موضوع پر تقریر ہوئی۔ آخر میں محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔ مورخہ 13.3.05 مسجد الحمد سعید آباد میں اجلاس۔ مکرم امیر صاحب حیدرآباد کی صدارت میں منعقد ہوا تلاوت قرآن مجید، نظم کے بعد تقریر غلام نعیم الدین صاحب اور خاکسار کی ہوئی اس کے بعد محترم امیر صاحب نے حاضرین کو بعض فقہی مسائل سمجھائے۔

مورخہ 19.3.05 بعد نماز فجر مسجد احمدیہ بی بی بازار میں تربیتی جلسہ منعقد ہوا تلاوت قرآن مجید نظم کے بعد تقریر مکرم منظور احمد صاحب اور خاکسار نے کی اس کے بعد محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔

مورخہ 19.3.05 کو بعد نماز مغرب تربیتی سنٹر کاچی گوڑہ میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا تلاوت قرآن نظم کے بعد خاکسار مقصود احمد بھٹی نے تقریر کی محفل سوال و جواب منعقد ہوئی آخر میں مکرم امیر صاحب حیدرآباد نے وضو کا طریقہ تفصیل سے بتایا۔

مورخہ 20.3.05 کو بعد نماز فجر مسجد احمدیہ فلک نما میں اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد تقریر مکرم وحید شرق صاحب اور خاکسار نے کی۔ آخر میں محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔

مورخہ 20.3.05 بعد نماز مغرب مسجد الحمد سعید آباد میں تربیتی اجلاس مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدرآباد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید احادیث ملفوظات کے بعد تقریر مکرم احمد عبدالحکیم صاحب اور خاکسار نے کی اجلاس کے آخر میں محترم امیر صاحب نے بعض فقہی مسائل کو حاضرین کے سامنے بیان کیا۔

مورخہ 26.3.05 کو بعد نماز فجر مسجد احمدیہ بی بی بازار میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا تلاوت قرآن مجید کے بعد تقریر مکرم محمود احمد صاحب نے کی۔ دوران ماہ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام تین تبلیغی بک سٹال لگائے گئے 120 تبلیغی خطوط لکھے گئے اللہ کے فضل سے دو بیٹھکیں بھی ہوئیں انصار خدام اور لجنہ اماء اللہ کے اجلاسات بھی منعقد ہوئے۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ)

چنداپور و کاماریڈی کے خدام کی طرف سے آبدار خانہ

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی چنداپور و کاماریڈی ضلع نظام آباد آندھرا کی طرف سے شاہ راہ نمبر 7 پر جدید بس اسٹانڈ کے روبرو آبدار خانہ لگوانے کی توفیق ملی۔

مکرم محمد عطاء اللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ چنداپور و کاماریڈی کے زیر قیادت خدام نے آبدار خانہ کی تیاری کی اور اس دن جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام منعقد کیا گیا تھا جلسہ کے معاً بعد حاضرین جلسہ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے ادا کی اور نمازوں سے پہلے ہی جگہ کی صفائی کی ٹینٹوں کے ذریعہ سے ایک کمرہ نما خیمہ بنایا گیا اور پانی کے لئے ہاؤزوں اور انجنوں کا انتظام بھی کر لیا گیا تھا اور آبدار خانہ کے نام اور جماعت احمدیہ عالمگیر کے نام سے لکھائے گئے بینرز تینوں طرف لگائے گئے۔

27 مارچ کو ٹھیک 5:30 بجے محترمہ ماملہ لکشمی میونسپل چیئرپرسن کاماریڈی اور مکرم و محترم Sri Anjaiah صاحب ضلع کانگریس کے چیف سیکرٹری جن کو اس پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی تشریف لائے اور پہلے دونوں معززین کو جماعت احمدیہ عالمگیر کا تعارف کروایا گیا اور بعد دعا گلپوشی کی گئی بعدہ محترمہ نے ربن کاٹ کر آبدار خانہ کا افتتاح کیا اور کچھ لوگوں کو اپنے ہاتھوں پانی پلایا اس کے بعد خاکسار محمد اقبال کنڈوری سرکل انچارج نظام آباد نے جماعت کا تعارف کرایا اور اس علاقہ میں مخالفین احمدیت کے بارے میں مختصراً بتایا اس پر محترمہ نے بلدیہ کی طرف سے پانی کا انتظام کرانے کا وعدہ کیا اور کہا کہ اس گرمی کے موسم میں آبدار خانہ لگوا کر پیاسوں کو پانی پلوانے کا پروگرام آپ نے جماعت احمدیہ کے طرف سے بنایا ہے یہ کام دوسروں کے لئے بھی مشعل راہ ہے۔ آبدار خانہ کے افتتاح کی خبر مقامی دو مشہور اخبارات Enadu اور Vartha تلگو میں شائع کی۔

اس پروگرام کو کامیاب کرنے کیلئے مکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت اور نائب صدر جماعت اور مکرم قائد صاحب چنداپور و کاماریڈی اور خدام انصار اور لجنات نے خصوصی تعاون دیا۔

یہ آبدار خانہ دو ماہ کیلئے لگایا گیا ہے شاہ راہ پر ہونے کی وجہ سے گذرنے والوں کی نگاہ اس آبدار خانہ پر لگائے گئے رنگین بینرز پر پڑتی ہے۔ (محمد اقبال کنڈوری سرکل انچارج نظام آباد)

بلار پور (مہاراشٹر) کی ڈائری

مورخہ 3.3.05 بلار پور سرکل مہاراشٹر کے ہوٹل اور جونا میں احمدیہ مسلم جماعت بلار پور کی طرف سے ایک پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ و مکرم مولوی محمد انعام غوری صاحب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان خاکسار اور مکرم شہاب الدین حیدر علی صاحب صدر جماعت بلار پور نے پریس رپورٹرز کے سوالات کے جواب دئے۔

دارالتبلیغ کا افتتاح: مورخہ 5.3.05 کو مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد، مکرم ناظر صاحب دعوت الی اللہ بھارت و مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے سرکل ہذا کی چند جماعتوں کا دورہ کیا اور نو مبائعین سے ملاقات کی اس دورہ میں گاؤں مکل بیٹا میں اور گاؤں اہیے جھری میں مجلس سوال و جواب بھی ہوئی۔

مورخہ 5.3.05 کو مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے دارالتبلیغ اہیے جھری کا افتتاح فرمایا۔ اور نو مبائعین کو نصائح کیں۔ واضح رہے کہ اس علاقہ میں یہ دوسرا دارالتبلیغ ہے جو جماعت کی طرف سے تعمیر ہوا ہے۔

جلسہ پیشوایان مذاہب

مورخہ 6.3.05 کو مسلم جماعت احمدیہ بلار پور کی طرف سے بالاجی منگل کاریالیہ بلار پور میں صبح 11 بجے سے دو پہر دو بجے تک ایک جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا گیا جس میں مرکز سے مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت اور مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون قادیان نے شرکت کی اور حضرت محمد مصطفی ﷺ کی سیرت اور اسلام احمدیت کی تعلیمات پیش کیں۔

اسی طرح ہندو دھرم کی طرف سے شری بال کرشنا گوندے۔ صدر دھرم جاگرن منچ چندر پور ضلع: سکھ دھرم کی طرف سے شری کلدیپ سنگھ سوری۔ بدھ دھرم کی طرف سے پروفیسر بی کانڈے آف چندر پور نے بطور نمائندہ شرکت کی اور اپنے اپنے دھرم گورو/مذہبی کتب کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ اسی طرح شری مانک راؤ دودھل کر ہیڈ ماسٹر ایم جے ایف ہائی اسکول بلار پور اور شری آر جے گیتا نمائندہ سرودھرم سمباؤ منچ گورے گاؤں دادھا اور ڈاکٹر رجنیش شرما آف بلار پور نے بھی اپنی نیک تمنائیں پیش کیں۔

اس کانفرنس میں جہاں بلار پور کی مختلف سیاسی و سماجی تنظیموں کے لیڈر اور پڑھے لکھے دانشمند لوگ شامل ہوئے وہاں دور دور سے پہاڑی پر بسنے والے جماعت احمدیہ کے افراد نے کثرت سے شرکت کی۔

اس پیشوایان مذاہب جلسہ کو کامیاب بنانے کیلئے تحصیل آفیس بلار پور اور پولیس وانٹیلی جنس کے افسران نے بہت تعاون کیا اور ضروری سیکوری مہیا کی یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس جلسہ کے انعقاد کو روکنے کیلئے یہاں کے مخالف مسلمانوں نے کافی کوشش کی جس کو محکمہ پولیس اور دیگر سیاسی و سماجی تنظیموں کے انصاف پسند لیڈروں نے ناکام کر دیا۔ اس جلسہ میں حاضری ایک ہزار سے زائد تھی اور جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

تربیتی اجلاس:

مورخہ 2.2.05 کو بعد نماز مغرب وعشاء دارالتبلیغ بلار پور میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا تلاوت نظم کے بعد مکرم شہاب الدین حیدر علی صاحب صدر جماعت احمدیہ بلار پور نے بعنوان ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت امین وصدوق'' تقریر کی بعد ازاں خاکسار نے احمدیت کے روشن مستقبل کے موضوع پر تقریر کی اور اجتماعی دُعا کے ساتھ اجلاس اختتام کو پہنچا۔ اس اجلاس میں لجنہ وناصرات نے بھی شرکت کی۔

تبلیغی جلسہ: مورخہ 9.2.05 کو بمقام گاؤں کھڑکی ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا کھڑکی اور اس کے گردونواح کے مضافات میں مخالفین نے یہاں کے غیر مسلموں کو جماعت کے خلاف بھڑکایا تھا لہٰذا چند غیر مسلم معززین سے ملاقات کی گئی اور ان معززین کے کہنے پر عوام الناس میں جماعت کی پر امن تعلیمات کو پیش کرنے اور غلط فہمیوں کو دور کرنے کی غرض سے تبلیغی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم امام خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کھڑکی نے ''ذکر الٰہی کے فوائد'' پر مکرم شیخ نظام صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ سرکل بیٹا نے ''جماعت احمدیہ اور سماج کلیان'' اور مکرم مولوی مبارک احمد امروہی صاحب نے ''اسلام اور امن عالم'' کے موضوع پر تقریر کی آخر میں ''جماعت احمدیہ اور مذہبی رواداری'' کے عنوان پر خاکسار کی تقریر ہوئی اور اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ (شیخ اسحاق احمد سرکل انچارج بلار پور)

پرتگال میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

مورخہ ۲۵ مارچ ۲۰۰۵ء بروز جمعۃ المبارک احمدیہ مشن ہاؤس پرتگال میں زیر صدارت مکرم کلیم احمد صاحب مبلغ سلسلہ سپین وصدر صاحب جماعت احمدیہ پرتگال مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب بعد نماز جمعہ ٹھیک ۴ بجے تلاوت قرآن مجید کے ساتھ جلسہ یوم مسیح موعودؑ شروع ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم سید آفتاب احمد صاحب صدر انصار اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام نہایت شیریں آواز میں پڑھ کر سنایا۔ جلسہ کی پہلی تقریر خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات ونشانات کا اجمالی تذکرہ کے موضوع پر کی۔ تقریر کے دوران ایک کلپ سپیشل دکھانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقتباسات پڑھ کر تقریر ختم کی۔ دوسری تقریر مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض پر کی۔ موصوف کی تقریر کے بعد مکرم کلیم احمد صاحب مبلغ سلسلہ سپین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت قرآن مجید وحدیث کی روشنی میں کی تقریر کے اختتام پر موصوف نے تمام احباب جماعت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں وصیت کے بابرکت نظام میں جلد از جلد شامل ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے موصوف نے تمام احباب جماعت کو تبلیغی میدان میں آگے آنے نیز ہر روز قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ جلسہ کا تمام پروگرام لجنہ حال میں براہ راست دکھانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ کے دن دوپہر اور رات کے کھانے کا انتظام لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے کیا گیا تھا۔ رات کے کھانے سے فارغ ہو کر نماز مغرب وعشاء کے بعد تمام دوست اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔

(سید سہیل احمد شاہ سیکرٹری اشاعت پرتگال)

دعائے مغفرت

❁ مورخہ 14.3.05 کو مکرم محمد عبد الشکور صاحب نمائندہ بدر حلقہ مہدی پٹنم حیدرآباد بعمر 58 سال اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ کم گو، نیک ملنسار مہمان نواز تھے۔ آپ نے سوگوار اہلیہ کے علاوہ دو لڑکے اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ایک بچی کی شادی قادیان میں مکرم نصیر احمد صاحب ایڈوکیٹ سے ہوئی ہے۔ مرحوم نمائندہ بدر کی حیثیت سے بہت اخلاص سے خدمت کر رہے تھے۔ ادارہ بدر انکی اہلیہ، اور بچگان نیز انکے برادر نسبتی مکرم ڈاکٹر خواجہ عبد السعید صاحب انصاری سابق امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد سے دلی اظہار تعزیت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے۔ (مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان)

❁ افسوس! خاکسار کی اہلیہ مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ مورخہ 13.4.05 کو صبح ساڑھے پانچ بجے حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ مکرم محمد محسن میاں صاحب آف ناؤ گھاٹ بنگلہ دیش کی بیٹی اور مکرم مولوی عبد المطلب صاحب مرحوم درویش قادیان کی بہو اور بھتیجی تھیں نیک صفت صوم وصلوۃ کی پابند غریبوں کا خیال رکھنے والی تھیں۔ خاکسار کے ساتھ تمام مشکل حالات میں حوصلہ مندی اور خندہ پیشانی سے گذارا کیا۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں۔ ایک بیٹا اور ایک بیٹی شادی شدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ بعد نماز عصر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ (عبد الرحمان نسیم بنگالی قادیان)

مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب مرحوم درویش قادیان (مؤلف اصحاب احمد) وفات پاگئیں

افسوس! میری والدہ مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب مرحوم درویش مولف اصحاب احمد کچھ عرصہ کی علالت کے بعد بقضائے الٰہی ۱۸ اپریل ۲۰۰۵ء بروز جمعۃ المبارک قادیان مین وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

والدہ صاحبہ ۱۹۶۳ء میں بھدرواہ کشمیر سے شادی ہو کر قادیان آئیں۔ آپ بہت خوبیوں کی مالک اور نیک خاتون تھیں۔ نمازوں کی بروقت ادائیگی کے ساتھ تہجد اور نوافل باقاعدہ ادا کرتیں۔ تلاوت قرآن مجید کی پابند، غریبوں یتیموں کا بہت دھیان رکھتیں صدقہ وخیرات بہت کرتیں۔ ہر ایک کی خدمت اور مدد کرنے کا جذبہ بہت نمایاں تھا۔ جب کبھی بیماری میں ہسپتال میں داخل ہوتیں تو ساتھ کے غیر از جماعت مریضوں کی تیمارداری کرتیں کئی مریضوں کے ساتھ تیمارداری کے لئے ہسپتال رہا کرتیں اپنوں بیگانوں کے ساتھ یکساں محبت اور ہمدردی اور دوسروں کے دکھ دور کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتیں۔ چندہ جات اور تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور وقت سے پہلے ادا کرتیں۔ چلتے پھرتے، کام کرتے اونچی آواز میں درود شریف اور استغفار کا ورد کرتیں خدا تعالیٰ پر حد درجہ کا توکل تھا۔ چھوٹے سے چھوٹے کام کے لئے بھی دعا کا سہارا لیتیں۔ ہمیشہ یہی کہتیں انسان وہی جو دوسروں کے لئے جئے۔ اور اسی پر آپ نے زندگی گذاری۔ والد صاحب ہمیشہ تالیف کے کاموں میں لگے رہتے۔ کبھی انکو نہیں کہا کہ مجھے بھی وقت دیں۔ بلکہ انکا بہت زیادہ خیال رکھتیں۔ باوجود علالت کے والد صاحب کی بہت خدمت کی۔ چھوٹے بچوں کے ساتھ بہت محبت رکھتیں اور انکی ہر خواہش پورا کرنے کو تیار رہتیں۔ نظام خلافت کا بہت احترام کرتیں۔ قرآن مجید اور تھوڑا اردو پڑھنا جانتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فراست وحکمت عطا کی تھی۔ والد صاحب ان سے مشورہ لیا کرتے۔ دوسروں کو مشورہ دیتیں۔ لوگ اپنا روپیہ، زیور آپکے پاس بطور امانت رکھواتے۔ پردے کی بہت پابند، صابر وشاکر، بہت زیادہ بیماری کی تکلیف میں بھی کبھی بے صبری کا اظہار نہیں کیا۔ بہت زندہ دل اور با اخلاق تھیں۔ آپ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں چھوٹے بیٹے کے سوا باقی سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

(ملک کریم الدین قادیان)

درخواست دعا

● مکرم شیخ شفیق الدین صاحب محمود آباد اڑیسہ کے بیٹے عزیز شیخ کریم الدین فوج میں سروس کر رہے ہیں گذشتہ دنوں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ جسکا اپریشن ہوا ہے۔ کامل شفایابی کے لئے اسی طرح چھوٹے بیٹے نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے نمایاں کامیابی اور روشن مستقبل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت ۱۰۰ روپے۔)

● مکرم محمد اشرف صاحب بٹ آف رشی نگر کشمیر کا بیٹا 2001 میں پیدا ہوا لڑکا کوئی بھی حرکت نہیں کرتا ہے کافی علاج بھی کیا گیا کوئی فائدہ نہیں ہوا عزیز کی صحت وتندرستی، شفائے کاملہ عاجلہ، والدین کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

● مکرم مطیع الرحمٰن صاحب جماعت احمدیہ بوکارو عرض کرتے ہیں کہ ایک لمبے عرصہ سے ان کا بچہ گھر سے غائب ہے اور لاپتہ ہے بچے کے بخیر وعافیت گھر لوٹنے اور تمام اہل خانہ کی خیر وعافیت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر 50 روپے)

● مکرم پرویز اختر صاحب بھرتپور سیوان بہار اپنے بچوں اور اہل خانہ کی خیر وعافیت بچوں کی پڑھائی میں نمایاں کامیابی اور نیک صالح ہونے کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ اعانت بدر 50 روپے۔

● مکرم غلام نبی صاحب بھرتپور سیوان دینی ودنیاوی ترقی مالی مشکلات کے ازالہ بچوں کے اچھے روزگار کیلئے تمام احباب جماعت وبزرگان سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (انسپکٹر بیت المال آمد)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
بزرگوں کی تعظیم کرو
طالب دعا یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652, 2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
فون ریلوے روڈ 0092-4524-214750
فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان 0092-4524-212515

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی کلکتہ …… اسد محمود بانی کلکتہ

Ph. Showroom: 237-2185, 236-9893 Ware House: 343-4006, 343-4137, Resi : 236-2096, 236-4696, 237-8749 Fax No: 91-33-236-9893

بقیہ صفحہ: (1)

یہ صرف قصے کہانیاں نہیں۔ بلکہ یہ عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں جو شخص ان کو صرف قصے کہانیاں سمجھتا ہے وہ مسلمان نہیں۔ غرض اس حساب سے تو مجھے بھی ذوالقرنین ماننا پڑے گا۔ اور ائمہ دین میں سے بھی ایک نے ذوالقرنین سے مسیح مراد لیا ہے۔ اب خدا تعالیٰ نے اس قصہ میں مغربی اور مشرقی دو قوموں کا ذکر کیا ہے۔ مغربی قوم سے مراد تو وہ لوگ ہیں جن کو انجیل اور دیگر صحیفہ جات کا صاف شفاف پانی دیا گیا تھا مگر وہ روشن تعلیم انہوں نے ضائع کر دی اور اپنے پاس کیچڑ اور گند باقی رہنے دیا اور مشرقی قوم سے وہ مسلمان لوگ مراد ہیں جو امام کے سایہ کے نیچے نہیں آئے اور دھوپ کی شعاعوں سے جھلسے جا رہے ہیں۔ لیکن ہماری جماعت بہت خوش نصیب ہے اس کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے اپنے فضل سے ہدایت عطا فرمائی لیکن یہ ابھی ابتدائی حالت ہے۔

...... یاد رکھو کہ ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے اور جیسے زبان سے خدا تعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات میں وحدہ لاشریک سمجھتا ہے ایسے ہی عملی طور پر اس کو دکھانا چاہئے اور اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے اور اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے اور دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہو جانا چاہئے۔ (ملفوظات جلد دہم صفحہ 73-70)

بقیہ صفحہ (1)

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کل کی تقریب میں میں نے آپ لوگوں کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ انبیاء کی بعثت کا مقصد خدا سے لوگوں کو ملانا اور انہیں گناہوں سے بچانا ہوتا ہے اسی مقصد کو لیکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی۔ نیز نیکیوں کی راہ دکھانا بھی انبیاء کی بعثت کا ایک مقصد ہوتا ہے۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ یہ مقصد ہم آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ جب آپ نیکیوں پر قائم ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور نیکیاں بجالانے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ ابتداء ہوتی ہے، یہ انتہاء نہیں ہوتی جو کہ جماعت احمدیہ کا مقصد ہے۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انتہاء ہو بھی نہیں سکتی کیونکہ یہ ایک لامتناہی سلسلہ ہوتا ہے۔ فرمایا، اس کے لئے رہنما کی ضرورت ہوتی ہے اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں گناہوں سے بچنے کی طرف رہنمائی کرتا ہوں۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دین میں اعلیٰ معیز کے راستے کوئی خود تلاش نہیں کر سکتا جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کا چنیدہ بندہ راستہ نہ دکھائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ چنیدہ بندہ میں ہوں۔ حضور پُرنور نے فرمایا کہ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اللہ کا قرب صرف تھوڑی سی عبادت کے ذریعہ حاصل نہیں کیا جا سکتا اور نہ نیکی کی انتہاء کو کچھ نیکی کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے بلکہ یہ ایک مسلسل عمل اور ایک مسلسل سفر ہے جب انسان اس راستے میں چلتے ہوئے ایک منزل پر پہنچتا ہے تو اسے ایک اور منزل دکھائی دینے لگتی ہے۔ پس ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ منزل کے بعد منزل طے کرتا رہے۔

فرمایا اعلیٰ اخلاق کے حصول کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور لوگوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی فکر کے ساتھ کوشش کرنی چاہئے غرضیکہ ہر احمدی کے سامنے ایک وسیع میدان ہے جس میں کوشش اور لگن کے ساتھ آگے بڑھنا اور بڑھتے جانا ہے۔ کسی ایک کام کو پکڑ کر خیال کرنا کہ ہم نے معیار حاصل کر لیا ہے یہ درست نہیں۔ فرمایا بلکہ تمام نیکیوں میں جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے ترقی حاصل کرو گے تو احمدی کہلاؤ گے اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔ فرمایا، جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے:-

اور ہر ایک کے لئے ایک مطمح نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

فرمایا اس سے واضح ہو گیا کہ ہماری زندگی کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ تم نے نیکیوں میں ترقی کرنی ہے اور جب ہر احمدی ایک تڑپ کے ساتھ دعاؤں میں شامل ہوگا کہ اس نے نیکی میں ترقی کرنی ہے تو تصور کریں کہ کس قدر حسین معاشرہ قائم ہوگا۔ جہاں عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم ہوں گے اور دوسری نیکیوں کے بھی اعلیٰ معیار قائم ہوں گے وہاں کچھ لوگ دوسروں کو دیکھکر اس رنگ میں رنگین ہوں گے کہ وہ بھی ان کی طرح کا معیار حاصل کریں جو ہمارے بھائی حاصل کر رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا صحابہ کرام اس طرف بہت فکر کے ساتھ بہت زیادہ توجہ دیا کرتے تھے۔ حدیث میں آتا ہے کہ کچھ صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ دولتمند لوگ اپنی دولت کی وجہ سے ہم سے زیادہ ثواب لے جاتے ہیں۔ وہ بھی نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں۔ وہ بھی روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم رکھتے ہیں۔ وہ بھی دوسری عبادتیں کرتے ہیں جس طرح ہم کرتے ہیں لیکن ایک زائد بات ان میں ہے جو ہم نہیں کر سکتے اور وہ یہ کہ ان نیکیوں کے ساتھ ساتھ وہ مال بھی خرچ کرتے ہیں لیکن ہم اپنی غربت کی وجہ سے باوجود خواہش کے اس میدان میں ان سے پیچھے ہیں ہمیں کوئی راستہ بتائیے کہ ہم ان سے برابر ہو جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ نے تمہیں مال نہیں دیا کہ صدقہ کرو؟ ہر تسبیح صدقہ ہے۔ ہر تکبیر صدقہ ہے۔ الحمد للہ کہنا صدقہ ہے۔ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے۔ برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ، 34 مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو اس سے تم ان کے برابر ہو جاؤ گے جو اللہ کی راہ میں مال بھی خرچ کرتے ہیں۔ اُن مال خرچ کرنے والے صحابہ کرام نے دیکھا کہ یہ لوگ نماز کے بعد کسی وظیفہ میں مشغول ہوتے ہیں، تو چونکہ ان میں بھی نیکیوں میں آگے بڑھنے کی تمنا تھی اور چونکہ یہ امیر صحابہ اُن دنیاداروں کی طرح نہ تھے جو دنیاداری میں ہی اندھے ہو رہے ہوتے ہیں اور کسی کے حقوق کا انہیں خیال بھی نہیں ہوتا، فرمایا اُن امیر صحابہ کو بھی تجسس ہوا کہ وہ کیا کرتے ہیں اور پھر انہیں پتہ لگ گیا کہ وہ نماز کے بعد اس اس طرح ذکر الٰہی کرتے ہیں تو امیر صحابہ نے بھی اسی طرح کرنا شروع کر دیا اس پر غریب صحابہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ امیر صحابہ کو بھی پتہ لگ گیا ہے اور انہوں نے بھی ایسا ہی کرنا شروع کر دیا ہے اور پھر یہ لوگ ہم سے آگے نکل گئے، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب میں کیا کر سکتا ہوں۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ تھے نمونے صحابہ کرام میں نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے۔ حضور پُرنور نے فرمایا یہ ہمیں اس لئے نہیں بتایا جاتا کہ ہم صرف سن کر محظوظ ہو لیں بلکہ ہم ان پر عمل کریں۔

حضور نے فرمایا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں نیکیوں میں آگے بڑھنے کا اس قدر شوق تھا کہ وہ بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں دریافت فرماتے رہتے۔ چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے کوئی ایسا کام بتائیے جو مجھے جنت کا وارث بنا دے اور دوزخ سے نجات دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ایک بہت بڑی اور مشکل بات پوچھی ہے لیکن اللہ اگر توفیق دے تو یہ آسان بھی ہے۔ فرمایا تو اللہ کی عبادت کر، کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا، نماز پڑھ، باقاعدگی سے زکوٰۃ دے، رمضان کے روزے رکھ، اگر زادِ راہ ہو تو حج کر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں بھلائی اور نیکی کے دروازے کے بارہ میں تمہیں نہ بتلاؤں؟ پھر جواباً فرمایا روزہ گناہوں سے بچنے کی ڈھال ہے، صدقہ گناہ کو اسی طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو۔ پھر فرمایا کیا میں سارے دین کی جڑ اور اس کی چوٹی کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ میں نے کہا (یعنی حضرت معاذ جو اس حدیث کے راوی ہیں) ہاں۔ آپ نے فرمایا دین کی جڑ اسلام ہے اسکا ستون نماز ہے اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا میں سارے دین کا خلاصہ نہ بتاؤں آپ نے اپنی زبان کو پکڑ کر کہا اس کو روک رکھو میں نے کہا اللہ کے رسول کیا جو کچھ ہم بولتے ہیں اس کا بھی مؤاخذہ ہوگا؟ فرمایا لوگ اپنی زبان کی کاٹی ہوئی کھیتی کی وجہ سے جہنم میں گرتے ہیں۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کام کی خاطر نماز نہ چھوڑو بلکہ نماز کی خاطر کام چھوڑ دو۔ کام کی خاطر نماز چھوڑ دینا ایک طرح کا شرک ہے۔ جب تم کام کی خاطر نماز چھوڑ دو گے تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ دنیاوی کام تمہارے نزدیک زیادہ اہم ہیں اور کام کو تم نے خدا کے مقابل پر کھڑا کر دیا ہے۔ فرمایا آج کل دنیاداری بہت ہے اور یہ شرک بہت پھیل گیا ہے لوگ دنیاوی دھندوں میں اس قدر ڈوب گئے ہیں کہ عبادت کی حیثیت ثانوی ہو گئی ہے۔ لہذا اس زمانہ میں جو نماز کو خاص توجہ اور شوق سے ادا کرے گا وہ اللہ کے وعدہ کے مطابق قرب الٰہی کو حاصل کرنے والا ہوگا فرمایا ہر احمدی اپنی عبادتوں کے معیار کو اونچا کرنے کی کوشش کرے۔ اور پھر ایک مؤمن چونکہ صرف اپنا ہی ذمہ دار نہیں ہوتا بلکہ بیوی بچوں اور ماحول کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے اس لئے عبادت سے پُر اور شرک سے پاک معاشرہ قائم کرنے کے لئے بیوی بچوں کی بھی نگرانی قائم کریں۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہت حسین پیرائے میں اور نہایت ہی سہل الفاظ میں حدیث کی تشریح و توضیح کرتے ہوئے سامعین کو اس کے معنی و مفہوم سے آگاہ فرمایا۔ فرمایا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دین اسلام کی چوٹی جہاد ہے اور مسیح موعودؑ کے آنے سے نہ صرف جہاد بند بلکہ حرام ہو گیا تو کیا یہ سمجھا جائے کہ چوٹی پر پہنچنے کے راستے ختم ہو گئے۔ فرمایا تلوار کا جہاد تو جہاد کی ایک قسم ہے جس کی اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تھی۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم و تربیت اور اخلاق کی درستگی کو ہی بڑا جہاد قرار دیا ہے۔ بلکہ قرآن مجید نے بھی دشمن کا منہ دلائل سے بند کرنے اور تبلیغ کو جہاد قرار دیا جیسا کہ فرمایا: وجاھدھم بہ جھادا کبیرا یعنی قرآن کے دلائل کے ساتھ بڑا جہاد کرو۔ پس اسلام کی تبلیغ کرنا ہی اصل جہاد ہے۔ اور ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ اسلام و احمدیت کا پیغام دوسروں تک پہنچائے۔ اور اس کے لئے قربانیاں بھی دینی پڑیں گی۔ اسی طرح حضور پُرنور نے فرمایا کہ زبان سے بھی کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جو کہ دوسروں کی دکھ تکلیف کا باعث ہو اور جس سے کہ معاشرہ میں تلخیاں اور فساد پیدا ہو۔

حضور نے سلسلہ کے دو بزرگان کی نماز جنازہ غائب کا اعلان کیا ان میں ایک مولانا محمد احمد صاحب جلیل اور دوسرے حضور کے بڑے بھائی صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب تھے۔

آخر پر حضور پُرنور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں۔ آپ کی ہر فکر رنج و غم کو دُور فرمائے اور اس ملک کی ترقی کے لئے نئی راہیں کھولے۔ اور آپ کے دلوں میں جماعت اور خلافت سے وفا اور محبت کو بڑھاتا رہے۔ جلسہ کی حاضری حضور نے 7200 بتائی۔

::وصایا::

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو اطلاع دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15495:: میں پی شکیلہ بانو زوجہ اے پی اے ناصر احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 24 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن کوئمبٹور ڈاکخانہ کوئمبٹور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23.9.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ منقولہ جائیداد بصورت زیورات بشمول حق مہر 88 گرام -/45000 میرا گذارہ آمد از جیب خرچ -/300 روپے ماہوار ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق انسپکٹر　　الامۃ پی شکیلہ بانو　　گواہ شد کے محمود احمد مبلغ

وصیت نمبر 15496:: میں ایس محمد اقبال ولد جی اے ستار قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 30 سال تاریخ بیعت 1993 ساکن کوئمبٹور ڈاکخانہ کوئمبٹور ضلع کوئمبٹور صوبہ تمل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ کرایہ مکان کی ضمانت کیلئے 35000 روپے ڈپوسٹ مکان چھوڑنے کی صورت میں واپس ملے گا۔ ماہوار آمد بصورت مزدوری چار ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از مزدوری -/48000 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق　　العبد ایس محمد اقبال　　گواہ شد کے محمود احمد

وصیت نمبر 15497:: میں ایم عبد الرؤوف ولد سی محمد حنیف مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 25 سال تاریخ بیعت جنوری 1995 ساکن کوئمبٹور ڈاکخانہ کوئمبٹور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23-9-04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ بصورت ڈپازٹ تجارت میں -/100000 تجارت چھوڑنے پر واپس ملے گا۔ بصورت ماہوار آمد بذریعہ تجارت -/10000۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق　　العبد۔ ایم عبد الرؤوف　　گواہ شد اے پی اے ناصر احمد

وصیت نمبر 15498:: میں ایس سید باشا ولد سید علی زاہر قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 29 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن کوئمبٹور ڈاکخانہ کوئمبٹور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ 23.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از دوکان 2200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیقی　　الامۃ ایس سید علی باشا　　گواہ شد۔ کے محمود احمد

وصیت نمبر 15499:: میں انیسہ رؤوف بنت ایم عبد الرؤوف قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن کوئمبٹور ڈاکخانہ کوئمبٹور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23.9.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ منقولہ جائیداد طلائی زیورات 22 کیرٹ 40 گرام اندازاً قیمت 20000 حق مہر بذمہ خاوند 15000/ میرا گذارہ آمد جیب خرچ 600 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق　　الامۃ انیسہ رؤوف　　گواہ شد اے پی اے ناصر احمد

وصیت نمبر 15500:: میں ایم حلیمہ زوجہ ٹی ایس اے منیر صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 36 سال تاریخ بیعت 1990 ساکن کوئمبٹور ڈاکخانہ کوئمبٹور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23.9.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد 120 گرام طلائی زیورات 22 کیرٹ مالیت اندازاً 17000 روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد کے محمود احمد　　الامۃ ایم حلیمہ　　گواہ شد وسیم احمد صدیقی

وصیت نمبر 15501:: میں ٹی ایس منیر ولد آئی ایس اے طاہر قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 47 سال تاریخ بیعت 1990 ساکن کوئمبٹور ڈاکخانہ کوئمبٹور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے میرا گذارہ آمد از بینک ملازمت ماہانہ 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد کے محمود احمد　　العبد ٹی ایس اے منیر　　گواہ شد وسیم احمد صدیق

وصیت نمبر 15502:: میں این ممتاز زوجہ ایم کمال الدین قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 44 سال تاریخ بیعت 1982 ساکن کوئمبٹور ڈاکخانہ کوئمبٹور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23.9.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین و مکان و دوکان 6 سینٹ زمین مالیت 15,00000 زمین پونے دس سینٹ مالیت اندازاً 180000 آمد بصورت کرایہ مکان و دوکان ماہوار 8000 روپے، میرا گذارہ آمد از جائیداد 8000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد کے محمود احمد　　الامۃ این ممتاز　　گواہ شد اے پی اے ناصر احمد

وصیت نمبر 15503:: میں این زبیر احمد ولد ایم نور الامین قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن کوئمبٹور ڈاکخانہ کیرمبوکڈا ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت 2000 روپے ماہوار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.10.04 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق　　العبد این زبیر احمد　　گواہ شد اے پی اے ناصر احمد

وصیت نمبر 15504:: میں ایم نور الامین ولد سی محمد حنیف قوم احمدی پیشہ معمولی تجارت عمر 53 سال تاریخ بیعت 1978 ساکن کوئمبٹور ڈاکخانہ کوئمبٹور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت 4500 روپے ماہوار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق　　العبد۔ ایم نور الامین　　گواہ شد اے پی اے ناصر احمد

آئینہ پاکستان

لاہور کے شیعہ مدرسہ

جامعۃ المنتظر کے پرنسپل کا قتل

گزشتہ دنوں پاکستان میں شیعہ مسلمانوں کے دینی مدرسہ جامعۃ المنتظر کے اساتذہ اور چند شیعہ رہنماؤں نے اپنے ادارے کے پرنسپل علامہ غلام حسین نجفی کے قتل کے ملزم کو گرفتار نہ کئے جانے پر ملک گیر احتجاج کی دھمکی دی ہے۔ علامہ غلام حسین نجفی کو یکم اپریل کو لاہور میں فائرنگ کرکے قتل کر دیا گیا تھا اور ابھی تک پولیس ملزموں کو گرفتار نہیں کر سکی۔ بی بی سی کے مطابق جامعۃ المنتظر کے اساتذہ نے ایک پریس کانفرنس میں کالعدم قرار دی گئی سنیوں کی تنظیم سپاہ صحابہ کے مرکزی رہنماؤں پر علامہ غلام حسین نجفی کے قتل میں ملوث ہونے کا الزام عائد کیا اور کہا کہ انہیں مبینہ طور پر حکومتی سرپرستی حاصل ہے اور اسی لئے انہیں گرفتار نہیں کیا جارہا۔ انہوں نے لاہور پولیس کے ایک سینئر افسر کے مقامی اخبارات میں شائع ہونے والے بیان کا حوالہ دیا جس میں انہوں نے سپاہ صحابہ سے تعلق رکھنے والے سابق صوبائی وزیر اور دوسرے دو رہنماؤں کو بے گناہ قرار دیتے ہوئے انہیں گرفتار نہ کرنے کا عندیہ دیا تھا۔

شیعہ رہنماؤں نے کہا کہ پولیس کا یہ بیان ناانصافی پر مبنی ہے اور یہ پولیس کے جانبدارانہ رویہ کی نشاندہی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک نامزد ملزم نے 14 اپریل کو اسلام آباد میں ایک حکومتی جلسے سے خطاب کیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ ان کے پاس شیعہ علماء کے ناموں پر مشتمل ایک ایسی فہرست بھی موجود ہے جو ان کے بقول سپاہ صحابہ سے تعلق رکھنے والے ایک گروپ نے بنائی ہے جس کا مقصد ان شیعہ رہنماؤں کو قتل کرنا ہے ان کا دعویٰ تھا کہ اس فہرست میں یکم اپریل کو جامعۃ المنتظر کے سامنے قتل ہونے والے غلام حسین نجفی کا نام بھی تھا۔

اسلام دشمن قرار دیئے گئے نوجوان کو بھیڑ نے مار ڈالا، مولوی نے اس پر توہین رسالت کا الزام لگایا تھا

پاکستان کے ایک شمال مغربی سرحدی صوبے (این ڈبلیو ایف پی) کے نوشیرا ضلع میں لوگوں کی بھیڑ نے توہین رسالت کا مجرم قرار دیئے گئے ایک شخص کو بے رحمی سے مار ڈالا ایک مولوی نے اس شخص کو اسلام دشمن قرار دیا تھا۔

ضلع کے سپن خاک گاؤں کے رہنے والے عاشق نبی نامی نوجوان پر قرآن کو ناپاک کرنے کا الزام تھا۔ چند روز پہلے عاشق نبی کی اپنی بیوی کے ساتھ ان بن ہوگئی تھی۔ ان بن مار پیٹ میں بدل گئی۔ کسی بات کی تصدیق کیلئے عاشق نبی کی بیوی قرآن شریف اٹھا کر لے آئی اور اُسے قسم کھانے کو کہا اس سے عاشق نبی آگ بگولا ہو گیا اور اس نے قرآن چھین کر دور پھینک دیا یہ واقعہ آگ کی طرح گاؤں میں پھیل گیا اسی دوران گاؤں کے ایک مولوی نے اسے اسلام کا دشمن قرار دے دیا۔

فوراً پولیس کو اس کی اطلاع دی گئی پولیس نے عاشق نبی کے چاچا جناب شاہ کے کہنے پر اس نوجوان کے خلاف توہین رسالت کا کیس درج کرلیا۔ عاشق نبی کی بیوی نے پولیس میں اپنا بیان درج کروایا۔ پولیس اس کو تلاش کر رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ پولیس اُسے پکڑ پاتی وہ بھیڑ کے ہتھے چڑھ گیا۔

''ڈان'' اخبار کے مطابق 400 لوگوں کی بھیڑ نے اُسے گھیر لیا اور اس کی جم کر پٹائی کی۔ عاشق نبی اپنی جان بچانے کیلئے لوگوں سے فریاد کرتا رہا۔ یہاں تک کے جان بچانے کیلئے وہ ایک پیڑ پر چڑھ گیا پھر بھی لوگوں نے اس پر پتھر پھینکنے بند نہیں کئے۔ اسی بیچ کسی نے اسے گولی ماردی۔

عاشق کے گھر والوں نے یہ کہہ کر اس کی لاش لینے سے انکار کردیا کہ چونکہ اُسے اسلام دشمن قرار دیا گیا تھا۔ اس لئے وہ اس کی لاش کو قبول نہیں کر سکتے اب پولیس اس مولوی کی تلاش کر رہی ہے۔ جس نے سب سے پہلے عاشق نبی کو اسلام دشمن قرار دیا تھا۔

❁❁❁❁❁❁

قدرت کا قہر

افغانستان میں لاکھوں افراد بارشوں سے متاثر ہزاروں مکانات تباہ

ماہ مارچ میں افغانستان میں ہونے والی موسلادھار بارشوں کے بعد سیلابوں سے ہلاک ہوجانے والوں کی تعداد 200 ہوگئی جبکہ لاکھوں افراد بارشوں سے متاثر ہوئے۔ افغان صوبہ اورزگان کے گورنر جان محمد نے بتایا کہ 115 ہلاکتوں کی تصدیق ہوچکی ہے جبکہ ہزاروں مکانات تباہ ہوگئے۔ دریا بلمند میں بارشوں کے دوران طغیانی کے بعد قندھار کے شمال مشرق میں 70 کلومیٹر دور دیہہ راور نامی ضلع میں شدید سیلاب آگیا جس کی اطلاع ملنے پر امریکی فوج نے ہیلی کاپٹروں کی مدد سے 250 افغانیوں کو شدید سیلاب سے نکال کر محفوظ مقامات پر پہنچایا فاراہ صوبہ کے گورنر اسد اللہ فلاح کے مطابق فاراہ میں 68 افغانی سیلاب سے ہلاک ہوئے جبکہ فریاب اور گھور صوبوں میں بھی 40 سے زائد ہلاکتوں کی اطلاعات ملی ہیں۔ فاراہ میں سدید بارشوں اور سیلاب سے 7800 مکانات تباہ ہوئے جبکہ بڑی تعداد میں مویشی بھی ہلاک ہوگئے دریں اثناء افغانستان کے صوبہ ہرات میں 2500 مکانات تباہ ہونے کی اطلاع ہے۔ افغانستان میں تقریباً 6 سال کی خشک سالی کے بعد دس سالوں کے وقفہ کے بعد شدید سردی کی لہر آئی جس سے سینکڑوں افراد جاں بحق ہوئے جبکہ اس کے فوراً بعد حالیہ بارشوں سے بھی 200 ہلاکتیں ہوئی ہیں۔

افغانستان میں

پُراسرار بیماری سے 6 ہزار مویشی ہلاک

ایک پراسرار بیماری سے افغانستان کے شمالی صوبہ بدخشاں میں گزشتہ 2 ہفتہ میں 6 ہزار سے زیادہ مویشی ہلاک ہوگئے ہیں۔ حکام اس دوران بیماری کا پتہ لگارہے ہیں۔ بدخشاں کے زراعت اور مویشی پروری وزیر محمد حسان نے بتایا کہ یہ بہت انوکھی بیماری ہے جسے مقامی باشندے مویشیوں کا طاعون بتاتے ہیں۔ اب تک 6 ہزار سے زیادہ مویشی جن میں زیادہ تر بکریاں، بھیڑیں اور گائیں ہیں ہلاک ہوچکے ہیں۔ بدخشاں صوبہ کی سرحد چین اور تاجکستان سے ملتی ہے اور یہاں کے باشندوں کی اکثریت کھیتی کرتی ہے۔

❁❁❁❁❁

اقوام متحدہ میں تبدیلی کیلئے

اٹھتی ہوئی آواز

(1) بی بی سی ورلڈ سروس کی طرف سے کرائے گئے ایک سروے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد اقوام متحدہ میں تبدیلیوں کی خواہاں ہے۔ لوگوں کی اکثریت چاہتی ہے کہ سلامتی کونسل کے مستقل اراکین کی تعداد میں اضافہ کیا جائے اکثریت کی رائے میں ویٹو کا حق بھی ختم کر دینا چاہئے۔ اس تعلق میں 23 ممالک کے بیس ہزار سے زائد باشندوں سے سوالات کئے گئے۔

(2) دریں اثناء اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے اس عالمی تنظیم میں تبدیلیاں لانے کیلئے تجاویز دی ہیں۔ ان تجاویز میں سلامتی کونسل کے مستقل اراکین کی تعداد میں اضافہ اور اس بات کا تعین کرنا بھی شامل ہے کہ کن مخصوص حالات میں سلامتی کونسل طاقت کے استعمال کی اجازت دے سکتی ہے۔ اقوام متحدہ میں اپنی رپورٹ میں کوفی عنان نے کہا کہ موجودہ عالمی خطرات، منظم جرائم، غربت اور دہشت گردی دراصل ایک دوسرے سے متصل ہیں اور آپسمیں مل کر ایک بڑا عالمی خطرہ تشکیل دیتے ہیں۔ انہوں نے دہشت گردی کی جامع اور متفقہ تشریح کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور رکن ممالک سے کہا کہ وہ جوہری کیمیائی اور حیاتیاتی ہتھیاروں کی تیاری پر قابو پانے کیلئے فوری اقدامات کریں۔ نمائندے کے مطابق کوفی عنان کی تجاویز سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اقوام متحدہ چاہتی ہے کہ عالمی سیکورٹی معاملات میں اسے مرکزی حیثیت حاصل رہے اس رپورٹ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ موجودہ حقوق انسانی کمیشن کی جگہ ایک نئی کونسل تشکیل دی جائے تاکہ موجودہ کمیشن پر آمرانہ نظام کا دفاع کرنے کا الزام ختم کیا جاسکے۔ یہ تجاویز اقوام متحدہ کے ایک اجلاس میں پیش کی جائیں گی۔ جس کے بعد انہیں منظوری کے لئے جنرل اسمبلی میں پیش کیا جائے گا

(3) امریکی وزیر خارجہ کونڈولیزا رائس نے اقوام متحدہ کو دنیا کی ایک اہم طاقت کے طور پر برقرار رکھنے کیلئے اس میں اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ اقوام متحدہ کے سلسلے میں امریکہ کے کسی سینئر وزیر کا یہ اب تک کا سب سے سخت تنقیدی بیان ہے۔ رائس نے اخبارات کے مدیروں کی ایک کانفرنس میں کہا کہ ''یہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ اقوام متحدہ بین الاقوامی سیاست میں ایک اہم طاقت کے طور پر اس وقت تک زندہ نہیں رہ سکتا جب تک کہ وہ اپنی تنظیم، سیکرٹریٹ اور انتظامی پالیسیوں میں اصلاح نہ کرلے۔ وزیر خارجہ نے اقوام متحدہ میں سفیر کے طور پر جان بولٹن کو منتخب کیا ہے جو اس عالمی تنظیم کے سلسلہ میں تنقیدی نکتہ نظر رکھنے کیلئے مشہور ہیں۔ محترمہ رائس نے کہا کہ امریکہ کو اس تبدیلی کی قیادت کرنے کی ضرورت ہے تاکہ عراق میں تیل کے بدلے خوراک پروگرام میں بدعنوانی اور جنسی استحصال جیسے واقعات میں ملوث امن فورسز کی وجہ سے بدنامی کا شکار اس عالمی ادارے میں بہتری لائی جاسکے۔ رائس نے کہا کہ ''اس اہم ادارے کے بارے میں ہمیں کہنا پڑ رہا ہے کہ اس وقت کچھ ایسی چیزیں ہیں جو اقوام متحدہ میں درست نہیں ہیں۔ ہر کوئی یہ سمجھتا ہے اور ہمیں اسے درست کرنا ہے''۔

وادی کشمیر میں جرائم کی رفتار میں تشویشناک اضافہ ایک سال کے دوران گیارہ ہزار مجرمانہ واقعات

ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال کے دوران وادی کشمیر میں مختلف نوعیت کے 11012 مجرمانہ واقعات رونما ہوئے جن میں قتل سے لیکر دھوکہ دہی تک کے معاملات شامل ہیں وادی کشمیر کے مختصر قطعہ ارض پر ایک سال کے دوران اتنے جرائم پیش آنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہاں کا معاشرہ کس طرح کے بگاڑ کا شکار ہو چکا ہے سال 2004 کے دوران کشمیر میں قتل کے 477 اقدام قتل کے 593 اقدام خودکشی کے 124 عصمت ریزی کے 120 خواتین کی اغوا کاری کے 81 خواتین کے خلاف زیادتی کے 867 اقدامنقب زنی کے 833 گاڑی چوری کے 350 جنگل سمگلری کے 399 اور فسادات کے 835 واقعات رونما ہوئے ہیں ان جرائم کے علاوہ بھی چھیڑ چھاڑ دھوکہ دہی جیب کتری اور نشیلی ادویات کے ہزاروں واقعات رونما ہوئے ہیں اس ساری صورتحال کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ بات بلاخوف وتردید کہی جاسکتی ہے کہ سلامتی کا گہوارہ کہلانے والی وادی کشمیر اب کس طرح زندہ رہنے کے لئے ایک جہنم زار بنتی جارہی ہے۔ (بحوالہ روزنامہ روشنی سرینگر 27 مارچ 2005)

سُپر کمپیوٹر کا نیا ریکارڈ

دنیا کے سب سے تیز ترین سپر کمپیوٹر بلیو جین ایل نے ایک سیکنڈ میں ایک ٹریلین اعداد وشمار کا حساب کر کے اپنا ہی سابقہ ریکارڈ توڑ دیا ہے بلیو جین ایل نے اس سے آدھے اعداد کا حساب کرکے دنیا کے پانچ سو بڑے سپر کمپیوٹروں میں پہلی پوزیشن حاصل کی تھی۔ آئی بی ایم کمپنی کا یہ سپر کمپیوٹر امریکہ کے محکمہ توانائی کیلئے تیار کیا جارہا ہے اور اس نے پچھلے سال این ای سی کے کمپیوٹر کا ریکارڈ توڑ کر دنیا میں پہلی پوزیشن حاصل کی تھی۔ بلیو جین ایل کو اتنی سپیڈ سے کام کرنے کے قابل بنانے، اس میں مزید 32 الماریوں یا باریکس کا اضافہ کیا گیا تھا اور ہر ایک الماری میں 1024 پروسیسر لگائے گئے تھے۔ ان پروسیسرز میں وہی چپ لگائی گئی جو عام استعمال کے کمپیوٹروں میں ہوتی ہے لیکن یہ پروسیسر دہری سپیڈ پر کام کرنے والے مخصوص پروسیسر تھے جنہیں کورز کہا جاتا ہے۔ سپر کمپیوٹر عموماً بہت ہی پیچیدہ سائنسی معلومات حاصل کرنے کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں ☆☆

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 54 Tuesday, 3 May 2005 Issue No 18

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بھائی

محترم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب وفات پا گئے

انا للہ و انا الیہ راجون

احباب جماعت کونہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بڑے بھائی، حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب و حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے فرزند ارجمند محترم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب مؤرخہ ۲۷/اپریل ۲۰۰۵ء بروز بدھ صبح ۸:۰۰ بجے الشفا انٹرنیشنل اسلام اباد میں وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ۶۸ سال تھی۔ الشفا انٹرنیشنل اسلام اباد میں اپریشن کے ذریعے آپ کا ایک پھیپھڑا نکال دیا گیا تھا۔ تاہم بعد میں نمونیہ کا اٹیک ہو گیا جس سے طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ نے ۱۹۶۳ء میں ۲۶ سال کی عمر میں وصیت کی توفیق پائی۔ سالہا سال تک پاکستان چپ بورڈ فیکٹری جہلم میں خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ کے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ جن کی تفصیل اس طرح ہے۔ ۱۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے ہیں۔ ۲۔محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب امریکہ۔ ۳۔محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤوف بیگم صاحبہ اہلیہ محترم میر مسعود احمد صاحب مرحوم ۴۔محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان وصدر مجلس انصار اللہ پاکستان

دیگر پسماندگان میں آپ کی اہلیہ محترمہ صاحبزادی فرزانہ عتیقہ صاحبہ بنت حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب وہمشیرہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ، دو بیٹے مکرم مرزا نصر احمد صاحب لاہور کینٹ، مکرم مرزا فاتح احمد صاحب امریکہ اور ایک بیٹی مکرمہ ثمین احمد صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا فضل احمد صاحب وکیل المال الثانی تحریک جدید ہیں۔

ادارہ بدر اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مرحوم کی والدہ ماجدہ، بہن بھائیوں، اہلیہ، بچگان اور دیگر پسماندگان بالخصوص قادیان میں مقیم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور آپ کی بیگم محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ سے دلی افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور حامی وناصر ہو۔ آمین

آنجہانی پوپ جان پال دوم کا اعتراف حقیقت

عظیم سائنسدان گیلیلیو کی معافی کا اعلان

گزشتہ ماہ اپریل کی 3 تاریخ کو کیتھولک عیسائیوں کے راہنما پوپ جان پال دوم کا 85 سال کی عمر میں انتقال ہو گیا ان کا پورا نام Karol Wojtyla تھا جو 1920 میں پولینڈ میں پیدا ہوئے تھے اور 1978 میں پوپ جان پال اوّل کی وفات کے بعد پوپ کے عہدہ پر منتخب ہوئے تھے اس طرح وہ 27 سال تک پوپ کے عہدہ پر فائز رہ کر عیسائی دنیا کی ایک عالمگیر معزز شخصیت رہے۔

پوپ جان پال دوم نے اپنے 27 سالہ دور میں دنیا کے ممالک میں عیسائیت کو پھیلانے، خاص طور پر اُسے یورپ میں مستحکم رکھنے اور اُسے کمیونزم تسلط سے بچانے اور یہودیوں وعیسائیوں کو آپس میں ملانے کا ایک کلیدی رول ادا کیا ہے۔ ساتھ ہی وہ اس اعتبار سے بھی دنیا میں مانے جائیں گے کہ انہوں نے عیسائی عقیدہ کے خلاف جا کر بعض اعلانات کئے تھے 1983ء میں مشہور سائنسدان گیلیلیو کو اس کی سزا معاف کردی تھی۔ گیلیلیو نے جو 1564ء میں پیدا ہوا تھا اور جس کی وفات 1642ء میں ہوئی تھی اور جس نے سائنسی اور تحقیقی تجربات کئے تھے ان کی وجہ سے وہ بہت حد تک عیسائی اعتقادات سے منحرف ہو گیا تھا اس نے یہ حقیقت دریافت کی کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے اور یہ کہ زمین کائنات کا مرکز نہیں ہے اس زمانہ میں پادری، لوگوں کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ زمین کائنات کا مرکز ہے کیونکہ یہاں پر خدا نے اپنا بیٹا بھیجا ہے اور نجات دہندہ بھیجا ہے گیلیلیو کے عقیدہ سے ناراض ہو کر اس کی کتابوں کو ضبط کر لیا گیا اسے عیسائیوں کی مذہبی عدالت میں حاضر ہو کر صفائی بیان کیلئے کہا گیا چنانچہ 1633ء کو عیسائیوں کی اعلیٰ مذہبی شخصیتوں نے اس کو سزا دی کہ وہ سب کے سامنے اپنے گھٹنے ٹیکے اور اپنے عقائد ونظریات سے توبہ کرے اُسے اسکے گھر میں قید کر دیا گیا چنانچہ وہ ساری عمر عیسائی پادریوں کی لعنت ملامت کا نشانہ بنا رہا۔

لیکن مئی 1983ء میں پوپ جان پال دوم کو یہ توفیق ملی کہ وہ عیسائی عقائد ونظریات کے خلاف جا کر چرچ کی غلطی کا اعتراف کریں۔ چنانچہ انہوں نے یہ جرأتمندانہ قدم اُٹھایا جس کیلئے ان کو ضرور یاد رکھا جائے گا انہوں نے گیلیلیو کی معافی کا اعلان کرتے ہوئے کہا تھا کہ

Freedom of research is one of the most noble attributes of man it is through research man attains to truth (ہفت روزہ لاہور 19 مارچ 05ء)

اس وقت عیسائی دنیا پوپ کے اس اعلان سے سکتے میں آ گئی تھی کہ پھر ان عیسائی عقائد ونظریات کا کیا بنے گا جس کو عیسائیوں نے اپنی مصدقہ کتب کی روشنی میں اپنا رکھا ہے اور ان سزاؤں کا ازالہ کیسے ہوگا جو گلیلیو جیسے عظیم سائنسدان کو دی گئی تھیں اور جن کی وجہ سے وہ بے چارہ بینائی تک سے محروم ہو گیا تھا۔

ایک طرح سے اگر دیکھا جائے تو پوپ کا یہ اعتراف حقیقت دراصل قرآن مجید کی صداقت کا اعلان بھی تھا قرآن مجید نے آج سے چودہ سو سال قبل ہی زمین کے گھومنے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا وھو الذی خلق اللیل و النھار والشمس والقمر کل فی فلک یسبحون (الانبیاء34)

وہی ہے جس نے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو پیدا کیا سب اپنے اپنے مدار میں رواں دواں ہیں۔

اور قرآن مجید نے کائنات کے وسعت پذیر ہونے کا اعلان بھی کر دیا تھا فرمایا والسماء بنینھا بأید وانا لموسعون (الذاریات 48) یعنی اور ہم نے آسمان کو ایک خاص قدرت سے بنایا ہے اور یقیناً ہم وسعت دینے والے ہیں

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے کہ

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج ...... ☆ ...... نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

ہم اُمید کرتے ہیں کہ پوپ جان پال دوم کے جانشین بھی اعتراف حقیقت اور قول حق کی جرأت کریں گے۔

نونیت جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
ALFAZAL JEWELLERS Rabwah
الیس اللہ بکاف عبدہ
الفضل جیولرز ربوہ
فون: 04524-211649
04524-613649
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ